

۴۸۶
 فی سالہ ہجری ۱۲۸۶
 ماہ پور سالہ
 احمدی

احمدی

ہر انگریزی جہیز میں بلا تین تاریخ ایک بار شائع ہوتا ہے

مقصد اصلی

اندر وہی مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اہل تفسیر کا فصل
 مکمل جواب دیکر سند اقرہ، بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

انحصار کرنا
 مجریہ جنوری ۱۲۸۶

ایم۔ قاسم علی احمدی پرنٹر پبلشر

پرنٹنگ ورکس

اجتناب الحق دہلی

یہ شہر معروف اجنادہ قدیم پایہ تخت شہر دہلی سے ہر جہہ کو مہنگوں پر پڑی آفتاب
سے شائع ہوتا ہے۔ ہندوستان پر کاش۔ مسافر اگر وہ جہنگ سیالستانی
بہا سیتی۔ ارجن۔ اند۔ مارٹنڈ۔ وغیرہ ہر یہ اجنادہ کا نوٹس لینا۔ ان کے زہریلے
ثر کو ہفتہ وار دور کرنا۔ ویانندی باطل تسلیم کے ظلم کو توڑنا۔ اور صد اقت اسلام
کا زبردست دلائل سے ثبوت دینا۔ باہمی تنازعات سے اجتناب کر کے خیریت دہلی
اتفاق کو مسلمانوں میں پیدا کرنا۔ گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات کا اظہار کر کے اس کے
خلاف ہر ایک غلط فہمی کو دور کرنا۔ اور رعایا میں مخلصانہ جوش و فغاوری۔ حکام کا پیہ
کرنا اس کے اہم ترین مقاصد میں سے ہے باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت سالانہ
نہایت ہی کم یعنی صرف دو روپے اکٹھے کرنے مع محصول اک مقرر ہے غیر محتند مجا
بین اسلام کا فرض ہے کہ اس کی خریداری منظور فرمائیں۔ اور اس کی توسیع اشاعت
میں ہمیشہ ساعی رہیں

المشاہدہ ایم قاسم علی ادیٹر و پریس ریزر جنرل الحق دہلی تراہا بہرام

مختصر فقہ سنیہ موجزہ مطبع الحق دہلی

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تہذیب الاخلاق۔ ایڈیشن اول		سیر کی مشہور کتاب بجاہ سر ولیم	
سیر مرحوم کے ماہوار رسالہ کی		میں ہر مجلد	
کی اکٹھے جلدیں مکمل دنیا ب مجلد	عقد	کلام الامام منظوم۔ آریوں کے لیے	
خطبات احمدیہ ایڈیشن اول		ایک ناصحانہ نظم۔	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد ؑ فی سنی علی رسی لہ الکرم

اصمدی

احمدی کیوں نکلا؟

اجاب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریک سے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ مخالفین سلسلہ کے اہم اعتراضات اور بیدلیل مردیات کا پردہ کھول کر پہلک کو دکھایا جائے کہ علماء حال کس کس قسم کے فریب اور دہوکے دے دے کر عوام کو بہکاتے اور صداقت سے دور لے جا کر ضلالت کے گڑھے میں گراتے ہیں۔ اور آفتاب سے زیادہ روشن دلائل سے ملحق کا نورانی چہرہ دکھا کر الباطل کو شکست فاش دی جائے۔ اور حضور مہفوز سیدنا امامنا حضرت اقدس مسیح موعود و صمدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مخالفین مدعیان اسلام کی یہودیہ چالوں کی حقیقت ظاہر کر کے المسیح الموعود کی سچائی عقل و نقل و دلیل سے ثابت کی جائے اور اس سلسلہ میں اشد معاندین

کے نئے اور پرانے مکذبانہ اعتسافوں کا کافی و دانی جواب دیا جا کر
آئے دن کے فادات اور جدید خیالات و بے جا اعتیادات کی شکنجہ
کی جائے۔ اگرچہ وقتاً فوقتاً ایسے یہودیانہ سوالوں کے جواب نہایت
مئل و مکمل اخبارات سلسلہ در سالہ جات احمدیہ میں نکلتے رہتے۔ اور
رہتے ہیں۔ مگر مستقل طور پر خاص اسی غرض کے لیے ایک ماہوار سی
رسالہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جس کا پہلا پرچہ یہ ناظرین کی
خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ انشاء اللہ بشرط زندگی۔ ثنائی ہفت روزہ
و سیا لگوئی لغویات کا بالائے مذہب اس میں جواب ہو گا۔ و مآتی فی حقہ

شکریہ

میں ان تمام حامیان دین و مہمان اسلام احمدی بزرگوں کا تہل
سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے مالی اعانت بموجب اشتہار
رسالہ ہدیٰ فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزا فی الدنیا و الاخرۃ۔ آمین

اپیل

اس رسالہ کی ضرورت کا احساس کر نیوالے بزرگان سے درخواست ہے کہ اسکی
اشاعتیں سچی مبلغ فرما کر ثواب حاصل کریں ہم سالانہ چندہ مع محصولات کی یادہ
میں ہر ایک تعلیم یافتہ احمدی اس کا خریدار ہونا ضروری ہے تاکہ مخالفانہ ہر بلا اثر دور
کرنے میں یہ تریاق عام ہو جائے۔ عاجز قاسم علی احمدی ایڈیٹر الملت

معذرت

مخالفین کے ساتھ جہاد سانی میں اگر کچھ مراوت یا سختی برتی گئی ہو یا برتی جائے تو وہ بحکم آیات کریمہ مندرجہ ذیل و بموجب اصول سلمہ معاندین قابل معافی ہے

- ۱۔ فمن اعتدى عليكم فامتنعوا وعليه عنت الله عليكم اس بقدرہ ۲۔ یعنی رنج ستہاری عزت کی پرواہ نہیں کرتے تو تم بھی ان کی نہ کرو۔ بیشک معاف مناسب ہیں ان سے بدلہ تو پہر بھی اس امر کا لحاظ رکھو۔ کہ جو کوئی تم پر زیادتی کرے۔ اس سے اس کی زیادتی جتنا بدلہ تو تفتیشی جلد اہل
- ۲۔ والذین اذا اصابهم البغي هم ينتصرون وجزاء سيئة سيئة مثلها الايت سورہ شوریٰ ۴۷۔ توجہ اور وہ لوگ کہ جب ان پر زیادتی ہوتی ہے۔ بدلہ لے لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ اس کے برابر برائی ہے
- ۳۔ ولما انتصروا فاعلموا ان الله مع الصابرين سورہ شوریٰ ۴۸۔ توجہ۔ اور جو شخص بعد اپنے مظلوم ہونے کے بدلہ لے۔ اس پر کوئی ملامت نہیں۔

چونکہ الحق کے مکذبین میں اسے نمبر اہل حدیث امرتسری اور اس کے بھجنوں کا ہے۔ شاید وہ قرآنی آیات سے منہ موڑیں۔ اس لیے ان ہی کے مسلمات پیش کرنے ضروری ہیں تاکہ درمکوراتا بحکمانہ اش باید

۱۔ سانید پر ہی عمل ہو جائے۔ کذب امرتسری نے تبر اسلام میں جو
جواب نخل اسلام دہر مہال مرتد کے شائع کیا ہے۔ یہ اصول بتایا
ہے۔ کہ۔

جب کوئی شخص کسی قوم کے ہادی اور سب کے مشیو کی نسبت
بیرا نظر کہے یا بے ادبی کرے تو گویا نہیں یقینی اس نے
تمام قوم کا دل دکھایا۔ پس اس کے جواب میں حق تو یہ
ہے کہ تمام قوم ایک ایک کر کے اس بدگو کو اسی
قدر (بڑا کھڑا قتل) ستائیں جتنا کہ اس نے
سب کو ستایا ہے۔ تب کہیں جا کر عوض معوض
گلہ نزار و کا مصداق ہو

بلفظ بقدر الحاجت تبر اسلام صفحہ ۴

ایسا ہی امرتسری کے روحانی باپ مولوی محمد حسین بٹالوی نے
مقبلاً سیر ہندوستان امرتسر مطبوعہ ۱۸۷۱ء نو مبر ۱۸۷۱ء میں جو پاسنا
بنام مولوی حبیب اللہ امرتسری لکھا ہے اس کے ص ۵ پر بدی
کے بدے بدی کو مشرورع مانا ہے۔ چنانچہ عبارت اس کی یہ
”ہدائی کے بدے میں برائی بغرض روع و سد بانہ الی کے مشرورع“

پس انشاء اللہ احمدی ”حدود اللہ سے تجاوز نہ کرے گا۔ بلکہ واجب حق
ہے ہی جو کہ اس کو پہنچتا ہے بہت کچھ معاف کر دے گا۔ جہاں پر کہ امید
اصلاح ہو۔ تاکہ من عفا و اصلح فاجزہ علی اللہ کی تعمیل ہو جا

دُشمنوں کا وجود اور صدقہ مسیح موعود

حضرات! آپ کو معلوم ہے کہ سیدی و مولائی علی جناب
 حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم و
 معذور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بامر الہی مسیح موعود و مہدی
 مہم ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور بلا خوف و تردد اعلان کیا۔
 دیا۔ کہ میں خدا تعالیٰ عز اسمہ کی طرف سے چودھویں صدی
 کا مجدد اور مامور ہو کر مبعوث ہوا ہوں اور میرا قدم علی
 منہاج نبوت میرے آقاے نامدار۔ رسول پروردگار اللہ
 و اہل بیتہ علیہ السلام خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے قدم پر ہے۔ اس اُدا کو سب نے
 سنا ہر ایک نے اپنی اپنی فطرت کے مطابق اس کی تصدیق
 یا تکذیب کی اور وہ طوفان بے تمیزی دنیا میں اُٹھا۔ کہ الامان
 مگر یہ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ میرزا منجانب اللہ تھا۔ اگر
 اس کی اس شدت سے مخالفت نہ ہوتی۔ تو وہ راست باز و
 کی جامعیت میں داخل نہ ہوتا۔ کیونکہ عادت اللہ یہی ہے کہ جس
 کو وہ مامور و مقبول بنا آئے۔ اس کے دشمن بھی شیطانیں۔
 الانس و الجن سے کھڑے کر دیتا ہے۔ تاکہ الحق الباطل میں

حرب الرحمن و حرب الشیطان کی نبرد آزمائی ہو کر الحق کا غلبہ ظاہر ہو جائے اس سنت اللہ کا قرآن مجید میں بالفاظ صریح بیان موجود ہے جو باموران لہجے کے دشمنوں کے واسطے عجیب ہے۔ چنانچہ حدیث سنو و جل سورہ النعام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيْطَانِيًّا أَكْبَرًا
وَالْجِنُّ يُوحِي لِبَعْضِهِمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ
الْقَوْلِ غَرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ

فَذَرْهُمْ مَا يَفْتَرُونَ۔ پ ۸ ع اول
تو جہاں اسی طرح ہم نے شریر انسانوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن
بتایا ہے۔ ایک دوسرے کو دھوکا بازی سے یہودہ باتیں (بذریعہ

اہل حدیث و مرقع وغیرہ نقل) پہونکتے رہتے ہیں۔ پس تو ابھی
اور ان کی افتر اپردازیوں کی پردہ اوہ نہ کر۔ تفسیر ثنائی جلد سوم

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی علیٰ منہاج بنوت مبعوث
ہوئے تھے۔ اس لئے آپ کے لئے بھی اس قانون الہی کے
عین مطابق دشمنوں کا وجود ضروری تھا۔ تاکہ راست بازوں سے
آپ کی پوری مائت ہو جائے لہذا اثناء اللہ جیسے وجودوں کا ہوجنا
ہونا۔ مسیح محمدی کی صداقت کی دلیل ہے نہ کہ کذب کی البتہ
ایسے دشمنوں کے لئے نہایت خطرہ کا مقام ہے کہ وہ شقاوت

سے لیکر سادات سے محروم ہو گئے اور شیاطین الانس کی
جماعت میں نام و برج کر لیا۔

کیا مولوی ثناء اللہ اس سے انکار کر سکتا ہے کہ حضرت مرزا
صاحب نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں مامور من اللہ ہوں ؟
اور آپ کے مقابلے میں مکذبین نے ناخنوں تک زور لگا کر اپنی
عداوت کا ثبوت نہیں دیدیا ؟ دیا اور ضرور دیا۔ جس سے یہ امر
توضیح پا گیا کہ ایک طرف مدعی ماموریت ہے۔ دوسری طرف
مکذب و معاند۔ مامور اور اُس کی جماعت کو یہ حق حاصل ہے کہ
ہر ایسے دشمن کو مصداق آیت محولہ بالا کا تہرار دے کر علی
المبین من الشیاطین طہ سمجھے۔ البتہ اس دشمن حق کو بھی زبان
گنجائش ہے کہ وہ مدعی مجددیت کو اپنے قول زحرف اور افتراء
کا ذب۔ اکذب۔ دنیا دار۔ دھوکہ باز۔ و جال اکبر۔ کافر
کاھن وغیرہ ناموں سے یاد کر کے روسیاسی حاصل کرے
جیسا کہ ثناء اللہ وغیرہ نے یہ سب کچھ اور اس سے بھی زیادہ کہا
ہے۔ سو اس کا جواب بھی یہی ہے کہ ان باتوں سے ہی تو معلوم
ہوا کہ ایسے لوگ شیاطین الانس میں سے ہیں۔ کیونکہ۔ است مرسل
بل نطنکم کنین۔ و ما نحن الا مومنین طہ کہنے والوں کے قدم
ہر ان کا قدم پر ہے اور حضرت مرزا صاحب کا انبیاء و مرسلین کے قدم پر قدم
ہیں تفاوت رہ از کجا است تا کجا۔

ہوگی۔ کہ ایک بال برابر ہی ان سے بد عملی میں کوتاہی نہ کرے گی بلکہ بڑھ چڑھ کر
 ہے گی بالشت بہ بالشت ہوئے اور سو سمار میں گھسنے وغیرہ کی سیکن
 فرما کر بتا دیا ہے کہ اونے جرائم سے لیکر اعلیٰ کبار تک یہ امرت
 ان کے قدم بقدم چلے گی۔ اور ان حدیثوں میں بعض اصح اور بعض
 صحیح اور بعض احسن ہیں اس لئے ان احادیث سے انکار کسی مسلمان
 کو عموماً اور فرقہ اہل حدیث کو خصوصاً اور ثناء اللہ کو بالخصوص نہیں
 ہو سکتا۔ اب ایک خدا ترس دل لے کر سوچنا چاہئے کہ یہ پیشگوئیاں
 کس فریق پر صادق آتی ہیں؟ آیا حضرت مرزا صاحب سلام علیہ
 مدعی سچائی اور آپ کے مصدقین پر یا مخالفین و منکرین و مکذبین
 پر؟ سوائے تامل سے ہر شخص جس کو ذرا بھی قرآن و حدیث و حالات
 زمانہ سے واقفیت ہوگی۔ فی الفور جان لیگا۔ کہ سلسلہ احمدیہ اور اس کا
 بانی تو کسی طرح ان احادیث کا مصداق نہیں ہو سکتا لا محالہ ان کے
 کذب و مخالف لوگ ضرور بالضرور ان پیشگوئیوں کے نشانہ ہیں اس کے
 فیصلہ کیلئے ہم اولاً مختصر یہود و نصاریٰ کے حالات بیان کرتے ہیں
 ثانیاً ان کے حالات سے جس گروہ کی ظاہر او کلاً جزواً و کلاً مطناً
 ہو سکتی ہے وہ بتائیں گے وباللہ التوفیق۔

یاد رہے کہ سب سے بڑی خطا اور قابل مواخذہ جرم جو یہودیوں
 سے سرزد ہوا وہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی تذلیل و تکذیب اور توہین
 و تحقیر تھی جس کے باعث وہ مغضوب و ملعون و شہرہ دیئے گئے دوسری

بدکاران مثلاً خرافہ کلام الہی۔ ریاکاری۔ بیوہ تے فتنے دینا لوگوں
کا مال دھوکہ دیکر لینا۔ مریم صدیقہ بیتان لگانا یہ مسمیت کی چوٹی
کرنا وغیرہ وغیرہ یہ سب اسی انکار انبیاء علیہم السلام کی وجہ سے تھیں اور
نصاری کا سب سے سخت ناقابل معافی جرم مسیح ابن مریم میں باوجود
اس کو بشر اور بنی ماننے کے خدائی صفات کا ماننا اس کو ابن اللہ
جاننا خدائی کا شریک گردانا آسمان پر چڑھانا۔ خالق الارض والسموات
کے واسطے بچھانا۔ اپنی بد اعمالیوں کا اس کو کفارہ بنانا بھی اسوات بتانا
وغیرہ وغیرہ تھا۔ باقی تمام جرائم۔ مثلاً مریم صدیقہ کو خداوند کی ماں ہونے
کی وجہ سے ایک حصہ دار خدائی میں سمجھنا۔ شراب خوری ترک خستہ وغیرہ
وغیرہ خلاف ورزی شریعت الہی سب اسی بد عقیدہ الوہیت مسیح کا
وہاں تھا۔ کہ خدا سے دور اور تقویٰ سے بھور ہو کر بے نور ہو بیٹھے
خلاصہ کلام یہ کہ ایک مسیح ابن مریم ہی دونوں قوموں کے لیے منجانب
اللہ ممتحن مقرر ہوا تھا جس نے افضل العالمین قوم بنی اسرائیل
کو جو عز و تکر و تخت و خود بینی میں اندھی ہو رہی تھی ارذل العالمیں
پا کر قبل کر دیا۔ اور مغضوب و ضالین کا سان بورڈ آسمان سے منگا کر
ان کے گہروں نگاہ بنالاجعلنا شہم آمین۔

اب آؤ اس طرف کہ امت محمدیہ کو جب کہ اونے سے ادلے
معاوی میں یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم بتایا گیا ہے۔ تو بڑے
بڑے ادب سیرہ جرموں میں تو بلا دئے وہ ان کے ساتھ بالشت

فضل محمد رحمن
فی ہرین

بہاشت اور ہاتھ بہ ہاتھ پوری اترے گی۔ اگر ایسا نہیں تو معاذ اللہ
مندرجہ بالا پیش گوئی لغو اور غلط ہو جائے گی جو ناممکن ہے۔ پس لامحالہ
ماننا پڑے گا کہ اس امت کو پورے طور پر اس امت سے مشابہت
و مماثلت بحیث امور ہونی چاہیے اور ہے

ادپر ہم نے یہود و نصاریٰ کے اہم جرائم کی فہرست دے دی
ہے۔ او وہ اس لیے کہ اس امت میں سے دیکھیں کس جماعت
نے اس مشین گوئی کو پورا کر کے مخبر صادق کے صدق پر مہر کر دی ہے
سو واضح رہے کہ یہود کا بڑا جرم تکذیبِ مسیح ہے اس کے مقابلے میں
اس مرحومہ امت نے کیا گل کھلایا۔ آیا ان سے اپنا قدم ملایا یا پیچھے
ہٹایا بغور سنئے۔ تمام امتِ محمدیہ کا خواہ کسی فرقہ کے ہوں یہ عقیدہ ہے
کہ مسیح ابن مریم اللہ کا رسول اور مقربین میں سے ہے۔ اور جبوقت
سے کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے اسی وقت سے وہ مسیح ابن مریم
کی رسالت پر ایمان لاتا ہے کیونکہ قرآن مجید میں مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا
رَسُولٌ آتَا بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنِ ادْعُوا إِلَيْهِ دَعْوَةَ الْوَسْطَىٰ مَوْجُود ہے اور ساتھ
ہی اس پر بھی ایمان لاتا ہے۔ کہ مسیح ابن مریم کو یہود نے صلیب پر
قتل نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے اس کو بچا لیا۔ کیونکہ وہ ذلت کی موت تھی
یہاں تک تو یہ ثابت ہوا کہ امتِ محمدیہ نے یہود کے جرم قبیح تکذیبِ
مسیح کے خلاف تصدیقِ مسیح کر لی ہے اور اپنا قدم ان سے پیچھے ہٹا لیا
جو دلیل ہے اس امر کی کہ یہود کی مماثلت و موافقت کبجا اس امر میں

مخالفت اختیار کی یعنی جس مسیح کی یہود نے تکذیب کی اس کی امت
مستدیر نے تصدیق کی جس مسیح کی صلیبی موت کے وہ مدعی بنے اس
مسیح کے بچائے جانے کے یہ قائل ہوئے اور یہ سب کاروائی مفہوم
پیشگوئی فخر صادق کے سراسر خلاف ہے کیونکہ پیشگوئی میں تو امت
محمدیہ یہود کے ساتھ اشد درجہ کی مماثلت مذکور ہے اور یہاں اس کے
خلاف ظہور ہے اور یہ ممکن نہیں کہ افضل المرسلین کی متوکلہ عتیم پیشگوئی
غلط ہو جائے اور سب سے بڑے جرم میں یہ امت یہودیوں سے پیچھے
رہ جائے یہ ہو نہیں سکتا۔ پس مماثلت کا پیدا ہونا لازمی اور ضروری ہے
جس کو ہم انشاء اللہ آگے بیان کریں گے

۱۔ پہلا سوچو تو کہ اگر یہ امت مسیح اسرائیلی کی تکذیب کرتی۔ تو
مثل یہودیوں کہلاتی یہودی ہی نہ بن جاتی کیونکہ جس رسول کی یہود نے
تکذیب کی تھی اگر اسی رسول کی یہ امت بھی تکذیب کرگی تو جو نتیجہ
اس تکذیب کا یہودیوں کے حق میں ہوا تھا کہ وہ تکذیب مسیح کے باعث
تصدیق خیر الرسل سید الانبیاء شیل موسیٰ علیہ السلام سے
محروم ہو گئے وہی نتیجہ ان لوگوں کے لئے ہوتا۔ کہ یہ بھی اس کی تکذیب
کر کے شیل موسیٰ کی تصدیق سے محروم رہتے اور ایسی صورتیں
مشیل یہود نہیں بلکہ ان کو یہودی ہی کہتے

۲۔ پیشگوئی کا انشاء یہ نہیں ہے کہ امت محمدیہ وہی فعل کرے گی
جو یہود و نصاریٰ نے کیا تھا۔ بلکہ اس کا مفہوم صاف یہ ہے۔ کہ

کہ ویسے ہی فعل کرے گی۔ وہی فعل۔ اور ویسا ہی فعل۔ ان دونوں میں فرق ہے۔ وہی فعل۔ جب ہو کہ شیخ اسرائیلی کی تکذیب کریں۔ وہی میں غیبت ہے اور ویسا میں غیبت۔ اور یہ غلط ہے کہ وہی اعمال جو یہود کے تھے اس امت کے ہو گئے۔ ایسا سمجھنے سے تو یہ امت امت محمدیہ نہ رہے گی بلکہ امت موسویٰ بنسکویٰ ہو دی ہی ہو جائے گی لہذا یہ سمجھو قسم اعمال کرے گی جس سے مماثلت کا درجہ حاصل کرے

سوال۔ بتاؤ؟ کہ اس فعل تکذیب شیخ مین جو بڑا گناہ یہود کا تھا۔ اس امت کی مماثلت کس طرح ہوئی اگر نہیں تو پیشگوئی غلط ہوتی جاتی ہے۔ اگر ہوئی تو کیونکر؟

الجواب۔ پیشگوئی سچی! اس اصدق الصادقین کا فرمودہ جس کی شان میں ماینطق عن الہویٰ ہے کہ لا یجوز علیہم ان یرجعوا الی فرمان ہے۔ ہرگز غلط نہیں ہو سکتا مسلمانوں کا یہ خیال بھی اس پیشگوئی سے غلط ہوا جاتا ہے کہ وہی بنی اسرائیل بنی مسیح ابن مریم آسمان سے اگر دوبارہ زمین پر اپنا سکھ چلائے گا۔ اور اس کی غلطی یوں سمجھ میں آسکتی ہے کہ اگر اسی شیخ بنی اسرائیلی کا دوبارہ آنا مانا جائے تو امت محمدیہ کی چار حالتیں اس بار میں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ تمام امت محمدیہ کے جمیع مختلف فرقے نہ اس کی تصدیق کریں نہ تکذیب۔

ب۔ تمام اسلامی فرقے اس کی تصدیق کریں
 ج۔ تمام اسلامی فرقے اس کی تکذیب کریں۔ معاذ اللہ
 ۵۔ کچھ فرقے تصدیق اور کچھ فرقے تکذیب کریں
 ان چاروں صورتوں میں سے ایک بھی ایسی نہیں جس میں عمل کرنے
 سے امت محمدیہ مماثلت پیدا کرے۔ جس کا ہونا میرے پیشگوئی مذکورہ
 لازمی اور ضروری ہے۔ یعنی اگر شق اول پر عمل ہو۔ تو علاوہ انہیں
 کہ ہزار ہا سال تک جس انسان کو آسمانی قیام گاہ اسی دوبارہ
 تشریف آوری کے لیے تمام بنی آدم سے نرے طور پر نصیب ہوئی ہے
 اس کی یہ عجوبہ رونق افروزی اس امت کی نظر میں محض ایک فعل عبث
 سمجھی جائے یہ یہود کے بھی خلاف ہے یہودیوں نے تو اس کی
 تکذیب کی تھی چپ چاپ نہیں بیٹھے تھے پس یہ فعل یہود کا نہیں جس کے
 ساتھ بالشت بہ بالشت امت محمدیہ کی مطابقت ہو۔ اگر شق دوم پر عمل
 کیا جائے تو یہ بھی یہود کے خلاف ہے یہود نے ہرگز اس کی تصدیق
 نہیں کی۔ اگر شق سوم پر عمل ہو تو یہ بھی خلاف یہود ہے کیونکہ یہود
 نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ ایک لمبے زمانہ تک تو وہ اس کے مصدق
 رہے ہوں اور دوسرے کسی زمانے میں جا کر اس کے مکذب
 ہو گئے ہوں۔ جیسا کہ امت محمدیہ کا عمل فرض کیا جائے۔ کہ
 تا یوم ورود تو متسام امت اس کو سچائی۔ خدا کا رسول مانتی رہی
 اور انگوٹھوں دیکھ کر اس کا انکار کر دے اس میں بھی مماثلت یہود

نہیں ایسا ہی چوتھی شق کے عامل بننے والے شق دوم و سوم کے
 اندر شمار ہو چکے ہیں یعنی مصدقین شق دوم ہیں اور کذبین شق سوم
 میں یہ بھی مخالفت یہود ہے بہر حال یہود سے مماثلت پیدا نہیں ہوگی
 جب کہ مسیح اسرائیلی شریف لائے اور مماثلت کا ہونا حسب پیش گوئی
 محض صادق ضروری ادلائل ہے مگر اسرائیلی بنی کا ورد اس پیشگوئی کو
 غلط کر رہا ہے لہذا یہ خیال درست نہیں کہ دوبارہ مسیح کے آنے پر
 امت محمدیہ اس کی تکذیب کر کے اس پیشگوئی کو پورا کر دے گی
 یہ فخر تو آج ہی مخالفین حضرت اقدس علیہ السلام کو حاصل ہے

پیش گوئی کے مصداق کون ہیں؟

ہم بتاتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے مصداق کون ہیں اور کیونکر ہیں؟
 اوپر پر تفصیل بیان کر دیا ہے کہ اصیل مسیح یعنی بنی اسرائیلی رسول
 کی تکذیب اصیل یہود کر کے معضوب نام پایا۔ اور محض طفلی اصلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنی امت کو کہو لکر اور تم کہا کر فرمایا کہ تم یہود و نصاریٰ کے
 قدم بقدیم۔ دست بدست بغل بالنعن بالشب لشت پیروی کر دے گے جس سے
 عبارت النص معدوم ہو گیا کہ امت محمدیہ تمام بد اعمال و جرائم میں
 خواہ خفی ہوں یا جلی صغیر ہوں یا کبیرہ یہود کے ہم پلہ بلکہ کچھ بڑھکر ہوگی
 اور یہ بھی تسلیم شدہ امر ہے کہ بڑا جرم یہود کا مسیح ابن مریم کی تکذیب
 تھی اور اس بڑے جرم کے مقابلے میں بموجب مضہوم پیش گوئی

طابق الفعل بالانعل ہونے کی غرض سے اس امت کا بھی ویسا ہی نہ کرنا
 فعل ہونا چاہئے اور ویسا ہی فعل اسی شیخ اسرائیل کے وارد ہونے پر نہ
 تصدیق کرنے اور نہ تکذیب کرنے سے کہلا سکتا ہے تا وقتیکہ ویسا
 ہی شیخ نہ ہو۔ پس بدہمتا یہ امر ہر پائہ ثبوت پہنچ جاتا ہے۔ کہ اس پیشگوئی
 کے مطابق امت محمدیہ مثیل یہود جب ہی ہو سکتی ہے کہ کوئی مثیل مسیح
 آوے اور ثل یہود یہ اس کی تکذیب و تذلیل و توہین کریں۔ تب جا کر
 اس خبر مخبر صادق کی تصدیق ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ بلو محمد لد کہ
 خدا نے اپنے پیارے حبیب سلم کی پیشگوئی کو حرف بحرف سچ کر دکھایا
 کہ مثیل مسیح کو بھیج دیا جس کی تکذیب مثل یہود کے یہ امت مثیل یہود بنی۔
 اور سب سے بڑا کہ تکذیب میں فرقہ اہل حدیث نے عموماً۔ اور
 شاعر اللہ مکتب نے ضحیٰ صاحبہ لیکر یہود کے قدم سے قدم اور ہاتھ
 سے ہاتھ جاملایا۔ جس سے مثیل یہود نام پایا۔ فبشرناہ بعد الیم
 یہ امر بھی سوچنے کے لائق ہے۔ کہ خداوند جل شانہ نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ علیہ السلام فرمایا ہے جیسا کہ یوت
 میں موجود ہے کہ میں تیرے بہائیوں میں سے تجھے جیسا بنی ہوں گا
 اور قرآن مجید میں اس کی تصدیق ان الفاظ میں ہے۔ "انا ارسلنا
 الیکم رسولاً شہداً علیکم کملاً لاسلنا الی فرعون رسولاً۔ لفظ کما
 سے مماثلت کا اظہار کر دیا۔ اور جیسا بنی اسرائیل کو ان کے زمانے کے
 عالین پر فضیلت دی گئی تھی۔ کا بیان بارہ اول میں اس طرح ہے۔

یا بنی اسرائیل اذکرو نعمتی التي انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین
 اس کے مقابلے میں اترت محمدؐ یہ کو خیر امت کا لقب عطا ہوا۔ ایسا ہی
 خلفائے محمدؐ کو مثیل خلفائے موسوی فرمایا دیکھو الہام الہی کے یہ
 الفاظ "وعد اللہ الذین امنوا منکم وعلو الصلوات لیستخلفنہ" کما استخلف
 الذین من قبلہم" یہاں بھی کما کے لفظ سے مماثلت کو بیان کیا ہے
 ان تمام مماثلتوں پر غور کرنے کے بعد ہر اہل دانش سمجھ سکتا ہے
 کہ جیسے پہلے تھے ویسے ہی پچھلے ہونگے نہ کہ وہی پہلے پچھلے بن جائے
 یا پچھلے ہی پہلے ہو جائیں گے۔ نہیں ہرگز نہیں پچھلے پہلوں جیسے
 ہونگے۔ نہ کہ وہی۔ یعنی جو پہلے بہلائی میں ترقی کرتے رہے ان
 کے مثیل پچھلے ان سے بڑھ کر نیکی و خداری میں ترقی کریں گے۔ اور
 جو پہلے برائی اور بد اعمالی میں بڑھتے رہے ان کے مثیل پچھلے بدی
 میں چار قدم ان سے آگے ہونگے چنانچہ دیکھ لو۔ موسیٰ علیہ السلام
 سے مثیل موسیٰ قرب الہی اور کمال انسانی میں نقطہ انتہائی پر پہنچ گیا
 اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد وعلیٰ اللہ علیہ وسلم نہ موسیٰ کا نزل
 ہوا نہ مثیل موسیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی امت موسیٰ کے خلفا
 نے بہت عزت پائی کہ بنی اور رسول بنائے گئے جو شریعت موسوی
 یعنی توریت کے تابع رہے۔ جیسے ہارون۔ اور یسٰ یونسؑ کی۔ ذکر کیا
 وغیرہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ امتی ہی تھے۔ اور بنی بھی۔ ویسا ہی
 ان کے مثیل خلفاء محمدی اس قانون مثبتہ کے مطابق امتی ہی تھے اور

بنی ہی مگر پاس ادب رسالت خاتم النبیین بوجہ قرب زمانہ رسالت
 ان کو بنی سے موسوم نہیں کیا گیا۔ خلفاء سے نامزد ہوتے رہے۔ والا
 موسیٰ کے خلفاء سے مثیل موسیٰ کے خلفاء مدارج و مراتب و
 قرب و روحانیت میں اسی نسبت سے بڑے ہوئے تھے جس نسبت
 سے موسیٰ سے مثیل موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم افضل تھے یہ ایک حجت
 ہے۔ سوچنے والا سوچے اور سمجھنے والا سمجھے۔ معاذین کو یہ کلمہ
 تیرے زیادہ جگر و دوز اور زہر سے زیادہ کڑوا معلوم ہوگا۔ مگر محجوب
 ہیں۔ کہ سچائی کو چھپا نہیں سکتے۔ ایسا ہی موسیٰ کے صحابہ و مومنین
 سے مثیل موسیٰ صلعم کے صحابہ و مومنین ایمان و ایقان و مدارج
 میں اسی نسبت (موسیٰ و مثیل موسیٰ والی) سے افضل و اکرم تھے
 یہ حصہ افضل تو مقابلتا۔ ایضاً البشر کا ہوا۔ کہ موسیٰ سے مثیل موسیٰ
 افضل۔ خلفائے موسیٰ سے خلفائے مثیل موسیٰ افضل صحابہ موسیٰ
 سے صحابہ مثیل موسیٰ افضل۔ مومنین موسیٰ سے مومنین مثیل موسیٰ
 افضل۔

اس کا دوسرا حصہ اسفل جو اشرار الناس ہیں ان کا مقابلہ سنو
 قوم بنی اسرائیل کو خدا نے عزوجل نے خطاب انضیلت (فضلتکم
 علی العالمین) کا عطا فرمایا جو مسیح ابن مریم کے عہد رسالت میں
 اس کی تدبیر و تلمذ کرنے کے جرم میں چھینا جا کر مصلوب
 ضالین سے بدلا گیا یعنی جو افضل عالمین تھے وہ اپنی بد اعمالیوں

باعث ارذل العالمین بن گئے۔ اللہم! حفظنا ولا تجعلنا منہم۔
 امین وان کے مشیل اس امت میں سے اُن سے زید بکر واریاں کر کے بجائے
 خیر امت کے مکرم خطاب کے ثمر امت کے مکروہ درجے پر پہنچ گئے
 جس کا ثبوت الحدیث اجار اور الکلام البین وغیرہ امر نسری کے علاوہ ہر فرقہ
 کے اجار و رسالہ جات و تحریرات و بیانات سے زبانشزد عام و خاص
 ہو چکا ہے۔ اس لئے بیان کی ضرورت نہیں۔ غرضیکہ موسے
 اور اس امت کی نیکوں کے مقابلے میں مشیل موسیٰ اور ان نیکوں کے
 مشیلوں نے نیکی میں سہقت کی اور موسوی امت کے بدکاروں کے
 مقابلے میں۔ ان کے مشیلوں محمدی امت کے بدکاروں کے بد اعمالی میں
 ان سے بڑھ کر ترقی کی۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم نے زبان وحی ترجمان سے تیرہ سو سال پیشتر فرما دیا
 تھا۔ کہ یہ امت یہود و بے بہود کے قدم بقدم چلیگی۔ بلکہ ایک قدم آگ
 سے ہے گی۔ اس تمام تقریر کو بغور پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچنا آسان ہے
 کہ پہلی امت کے نیکوں کے مشیل نیک اور بدوں کے مشیل بد اس امت
 میں ہونگے۔ اور میں۔ اور پیشگوئی محض صادق بالکل سچی ہے۔ اس کے
 ساتھ ہی یہ بھی سمجھیں آگیا ہو گا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 مشیل موسے اور آپ کے خلفاء مشیل خلفائے موسے یہ نفس قرآن
 میں آپ کی امت مشیل امت موسے یہ نفس بنی اکھر الزمان مسلم ہے
 تو کچھ ممکن ہے کہ کچھ آئے وہ ہی بنی اسرائیل رسول کوئے نہ کہ

اس کا کوئی پیشل جس نے مماثلت امت موسوی اور امت محمدی کی قائم رہی اور نہ صداقت پیشگوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہو اور نہ قرآن مجید کی تصدیق ہی ہو۔ اگر ایسا نہیں تو بتاؤ موسوی خلفاء میں سے کون سی جو آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ اس کے مقابلے میں حکم آیت استخوان لفظ کھٹا کے مطابق محمدی خلیفہ کون ہے اور کہاں ہے جو اس کا پیشل ہو اور یہ بھی بتاؤ کہ تم کو جبکہ پیشل یہود کہا گیا ہے۔ تو کس دن تم یہود کے انجیل تکذیب مسیح ابن مریم کے مطابق اپنا عمل دکھلاؤ گے۔ تاکہ بالشت بالشت ان سے مطابقت ہو؟ اور یہ بھی سوچ لو۔ کہ اگر اسی مسیح رسول بنی اسرائیل کے تم کسی وقت مکذب بننا چاہا ہو۔ تو یہ اس پیشنگوی کے خلاف ہے کیونکہ ایسی حالت میں تم پیشل یہود نہیں کہلاؤ گے۔ بلکہ عین یہودی بن جاؤ گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنی پڑے گی اس لئے کہ اسیل مسیح کے مکذبین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تصدیق نہیں کی جو اسی انکار مسیح کی وجہ سے تھی جسکو قبل ازیں مفصل لکھ چکے ہیں اس طرح مماثلت یہود نہ ہوگی۔ بلکہ مخالفت یہود ہوگی کوئی پہلو بھی تم اپنے لئے اس پیشنگوی کے مصداق بننے کا جس کا بتانا لازمی ہے نہیں متلا سکتے بجز ایک سچی بات کے کہ اسیل یہود نے اسیل مسیح کی تکذیب کی پیشل یہود نے پیشل مسیح کی یاد دہانی سے پیشگوئی کا نیزہ سورۃ فاتحہ کی دعا غیور المؤمنین علیہم السلام کا انصاف کا

ایک طرح سنو!

امت موسیٰ کا فعل

موسیٰ علیہ السلام مسیح ابن مریم
سے تیرہ چودہ سو برس پیشتر رسول ہو کر
آئے یہود نے انکی تصدیق کی اور
ان کی بعثت توریت کو اپنا دستور العمل
بنایا۔

امت محمدیہ کا فعل

ایسا ہی مثیل ہوئے محمد مصطفیٰ صلی
علیہ وسلم تیرہ چودہ سو برس پیشتر
مسیح ابن مریم سے تمام جہان کیسے
رسول ہو کر آئے اور مثیل یہود نے انکی
تصدیق کی اور انکی کتاب قرآن مجید
کو اپنا دستور العمل بنایا۔

یہود نے باوجود مسیح موعود کی
پیشگوئی پر ایمان رکھنے کے جسکو موسیٰ
اور خلفاء موسوی نے فرمایا تھا مسیح موعود
کے آتے ہی انکار کر دیا۔ اور اس کی
رسالت و مبشرات و منذرات کو کذب
ہو گئے

اسی طرح مثیل یہود نے باوجود
مسیح موعود کی پیشگوئی پر ایمان لانے
کے جس کو مثیل ہوئے مثیل خلفاء موسوی
فرمایا تھا مثیل مسیح کے آتے ہی انکار
کر دیا۔ اور اس کی رسالت و مبشرات
و منذرات کے کذب ہو گئے

اصیل یہود اصیل مسیح کی تکذیب
کو عین مطابق توریت اور طالع و غیر
کتب احادیث مذہب خود کے قرار
دیتے تھے اچھتے تھے کہ مسیح موعود
مطابق پیشگوئیوں مندرجہ مختلف احادیث
کے نہیں آیا اس لیے قابل تسلیم نہیں

اسی طرح مثیل یہود نے مثیل مسیح کی
تکذیب کو عین مطابق قرآن و کتب انبیاء
کے قرار دیا۔ اور کہا کہ مثیل مسیح مطابق
پیشین گوئیوں مندرجہ احادیث کے
نہیں آیا۔ اس لیے قابل تسلیم
نہیں۔

امت موسیٰ کا فعل

اصیل یہود اصیل مسیح کی

تکذیب کر کے یہ نہیں مانتے تھے

کہ ہم نے اس فعل سے توریت و صحف

انبیاء موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب

کی ہے۔

امت محمدیہ کا فعل

اسدِ طحشیل ہونیکل

مسیح کی تکذیب کر کے یہ نہیں سمجھتے

کہ ہم نے اس فعل سے قرآن مجید اور

احادیث صحیحہ و مثیل موسیٰ علیہ

علیہ وسلم کی تکذیب کی ہے۔

ان موٹی موٹی مائلتوں سے بالتحصیل ثابت ہو گیا کہ امت محمدیہ مثیل ہونیکل مسیح

کی تکذیب کر گئی تب ہی تو یہود کے قدم قدم پر پہنچی۔ اور جیسے کام یہودی کرتے

تھے ویسے ہی فعل یہ کر گئی۔ اگر وہی مسیح جسکی یہود نے تکذیب کی اور برغلا

انکے محرابوں نے تصدیق کی پھر وارد ہوا دسے تو کس طرح بھی یہ امت

مصدق اس پیشگوئی متفق علیہ کی نہیں ٹھہر سکتی نہ اسکی بعد تصدیق کی

تکذیب کر نیسے اور نہ کسی تجدید تصدیق سے تکذیب سے تو یہودی ہی ہوجا

اور تصدیق سے مسلمان یہی نہ مثیل یہود۔ اور پیشینگوئی کے مطابق یہود

کے اس جرم قبیح تکذیب مسیح کے مقابلے میں امت محمدیہ کا ویسا ہی فعل ہونا

لازمی ہے ورنہ یہودی کی پیروی کر کے سو سارے سورن میں گھسنے کی مثال

ہرگز پوری نہیں ہو سکتی۔ لہذا نتیجہ صاف یہ کہ گدہ بن حضرت مرزا صاحب

مسیح موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام مثیل یہود ہیں اور امرئسٹر وغیرہ مکذب

انہیں سے نمبر اول پر فکروا با ادا لی الا بصلہ۔

یہاں تک بالاختصار ہم نے اس بات کا کافی ثبوت دیا ہے کہ یہود نے

مسیح موسوی کی تکذیب کر کے مغضوب نام پایا اور امت محمدیہ میں سے انکے نقش قدم پر چلنے والوں نے مسیح محمدی کی تکذیب کر کے مثیل یہود بننے کا فخر حاصل کیا۔ اب اتنا اور بتا دیا جاتا ہے کہ پیشگوئی مذکورۃ الصلوٰۃ کا مصلہ سلسلہ احمدیہ اور اس کا بانی کسی طرح ہی نہیں ہو سکتا۔

احمدیت

یہودیہ

(۱) مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ
سیحائی و ماموریت کا تھا۔

یہود کا یہ دعویٰ نہ تھا۔ لہذا
مماثلت یہود علیہا البتہ مماثلت

(۲) متبعین حضرت اقدس نے حسب پیشگوئی
مختصاً و حق کہ مسیح ابن مریم تم میں نازل ہو گا اور
متمہار امام ہو گا تم میں سے اور بموجب حکم قرآن
کہ تم میں سے ہی خلیفہ بنائے جائیگے نہ کہ
ان میں سے عیسے امام اور خلیفہ محمدی منکم
ہونگے نہ کہ منہم حضرت مسیح موعود خلیفۃ الرسول
کی تصدیق کی۔

مسیح ابن مریم صحیح ہے۔
یہود نے مسیح موعود
کی تکذیب کی۔ اور احمدی
یہود کے خلاف چال چلے
پس مثیل یہود نہ ہوئے
کیونکہ یہ مثیل مسیح کے مصدق
ہوئے

بعد ازیں مماثلت بہ نصاریٰ کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے کہ حسب پیشگوئی
مذکورہ رسالہ انصاری سے قدم کا ملا ہے شروع مضمون میں ہم نے
بتا دیا ہے کہ نصاریٰ کا سب سے بڑا جرم جو ناقابل معافی ہے وہ مسیح ابن
مریم میں باوجود اس کے بشر اور نبی جانتے کے خدائی صفات کا ماننا ابن اللہ جاننا
خدائی کا شریک گردانا۔ اسلمن پر حیرت مانا۔ خدا کے پاس بٹھانا محیی اموات

وخالق الاشیاء بتنا وغیرہ ہے۔ اب دیکھ لو مثیل نصارے نے کہاں تک ان کا ساتھ دیا۔ اور ان کے ہاتھ سے ہاتھ اور قدم سے قدم ملایا ہے

۱۔ افعال نصارے

۱۔ افعال مثیل نصارے

۱۔ مسیح میں بشریت

ایسا ہی ان کی ہاں میں ہاں ملا کر مثیل نصاریٰ نے کہا۔ کہ مسیح کو دیگر انبیاء پر قیاس کرنا غلطی ہے کسی نے کہا مسیح کی ہر ایک بات نرالی ہے۔

بھی ہے اور الوہیت بھی مسیح عام بشروں سے قرآن

کسی نے کہا کہ مٹی کے جانور بنا کر پہونک مانے سے وہ پزندہ بنا دیتے تھے وہ اندھے ماورزا

کہا تا پینا وغیرہ خواص بشر

اور کوڑمہیوں کو اچھا کرتے تھے مردوں کو زندہ کرتے

پس مگر باقی افعال مثلاً مرد

تھے اور لوگوں کے گھر کا مال بتا دیتے تھے وہ

زندہ کرتا۔ خالق الاشیاء

آسمان پر رہتے ہیں۔ وہ باوجود خاکی جسم کے

ہونا۔ اندھوں کو بینا کرنا

کھانے پینے کو محتاج نہیں۔ اور ان پر مرور زمانہ کا

بیماروں کو شفا دینا آسمان

کچھ اثر نہیں وہ آسمان کماکان کے مصداق ہیں

پر جا کر رہنا یہ سب صفات

وہی دوبارہ دنیا میں اُٹھنے کے سب کو عیالی یا الہی

بشر کے نہیں ہیں۔ الہی افعال

یا حقی یا شیعہ وغیرہ بنا میں گے من العفوات۔

ہیں۔ ورنہ دیگر انبیاء میں جو کہ بشر

یہ مطابقت نصارے کے ساتھ جو بالشت

ہیں ان صفات میں کوئی صفت

بشیر اور قدم بقدم کی مصداق ہے۔

بروئے قرآن دکھلاؤ خصوصاً

بالات اس کے ہانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اور اس کے محققین

افضل الرسل میں۔

کو دیکھ لو کہ نصارے کی کتنی مخالفت ہے نصارے کہتے ہیں مسیح زندہ ہے اور احمدی

پر خلافت اس کے ہانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اور اس کے محققین

کو دیکھ لو کہ نصارے کی کتنی مخالفت ہے نصارے کہتے ہیں مسیح زندہ ہے اور احمدی

کو دیکھ لو کہ نصارے کی کتنی مخالفت ہے نصارے کہتے ہیں مسیح زندہ ہے اور احمدی

کہتے ہیں۔ وہ وفات پا گیا۔ عیسیٰ کہتے ہیں کہ وہ آسمان پر ہے احمدی کہتے ہیں کہ زمین میں ہے عیسیٰ کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ آئیگا۔ احمدی کہتے ہیں کہ بعد محمد صلعم کے اس کا آنا کبھی لاہور جو فوت ہو گیا وہ آئے کہاں سے عیسیٰ کہتے ہیں وہ مردے زندہ کرتا۔ مادر زاد اندھوں کو آنکھیں کھلتا۔ کوڑھیوں کو شفا دیتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ احمدی کہتے ہیں کہ یہ خلاف ہے۔ کلام الہی کے کہ ایک بشر رسول تمام خیسوں سے نرالا ہو اور خدائی صفات اپنا اندر رکھے قطعاً غلط ہے وہ وہی کام کرتا تھا جو اس سے پہلے انبیاء و رسل اس کے بہائی کرتے تھے بغرضیکہ پیشینگوئی متفق علیہ کے مصداق احمدی ہرگز نہیں۔ اور چونکہ اس کے مصداق کا ہونا لازمی ہے۔ پس وہی اس کے مصداق ہیں جو نصاریٰ کی باتیں ملتے ہیں۔ اور اس کو خدائی صفات سے موصوف کرتے اور تمام رسولوں سے علیحدہ اجمیع بشروں سے نرالا بشر قرار دیتے اور کہتے ہیں کہ اس کا قیاس دیگر انبیاء و رسل پر قیاس مع الفارق ہے اور وہ سب سے بڑھکر البتہ ہیں جن کا اعلیٰ مذہب و مذہب مقرر ہے۔

اللہ تعالیٰ احسان ہے کہ بھول و قوت الہی ہم نے آیت کریمہ جو قانون الہی کی بنیاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نبی کے دشمن دنیا میں بنا دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جیسے وجودوں کا ہونا صداقت سچ موجود علیہ السلام کی دلیل ہے اور اس کے مقابلے میں جب تک اللہ تعالیٰ کوئی ایسی آیت نہ پیش کرے کہ اسی طرح جھوٹے مدعیان نبوت کے دشمن ہی خدا تعالیٰ مومنوں میں سے بنا دیا کرتا ہے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرمایا گیا ہے کہ خدا سچوں کے دشمن بنایا کرتا ہے۔ تاکہ انہی

سچائی کا شمس فی النہار ہو چلے ایسا ہی وہ قانون الہی جو مفسر ہی علی اللہ علی بنوت کاذب کے لئے خداوند کریم نے اس کے مقابلے میں ظاہر فرمایا ہو کہ ان کے لئے یہی گالیاں دینے والے ہر اکہنے والے تردید و تکذیب و توہین و تدلیل کرنے والے مومنین میں سے دشمن بنا دیا کرتا ہے تب تو ہم مان لینگے کہ ثناء اللہ اس کے تخیالوں اور ہزبانوں کا جو وحی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے میں بھی دشنام دہی اور تکذیب و توہین کرنے کے واسطے اس قانون الہی کے مطابق موجود کیا گیا ہے اور جب تک ایسا نہ ہو اس وقت تک ہمارا دعویٰ صحیح کہ مرزا صاحب صادق تھے اور ان کے مخالف عدد شیاطین الانس میں سے کاذب ہیں۔ اگر دحض نہ کس است حصر نے بس است دوسری بات بھی بپایہ ثبوت پہنچی ہوئی ہے کہ پیش گوئی مستحق علیہ کا مصداق دونوں گروہوں یعنی احمدی اور ان کے معاندین میں سے معاند گروہ ہی ہے۔ احمدی ہرگز نہیں اور مماثلت یہود و نصاریٰ کرنے والے زیادہ تر یہی بدقسمت لوگ ہیں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ کیونکہ اخیل مسیح کے بدترین دشمن یہی یہودی تھے جو المجدیش ہی بنے ہوئے ظالمود و غیرہ کتب احادیث کو اپنا دستور العمل اپنی سمجھ کے مطابق بنا بیٹھے تھے پس بغل بالغل یہاں بھی وہی معاملہ ہے کہ اخیل یہود نے اخیل مسیح کی تکذیب کی۔ اور مثل یہود نے مثل مسیح کی تباہ کر کہیں گے ہم پہ ہونے جو مفہوم ہے پیشگوئی مذکورہ کا ورنہ ثناء اللہ اس کا کوئی

ہم فیہ امور ات ذیل کا جواب رقم کرے تو ہم انشاء اللہ اس پر
عذر کریں گے۔

خلاصہ امور جواب طلب اہل حدیث وغیرہ مخالفین حق

(۱) وہ متفق علیہ روایت و دیگر احادیث جو بطور شواہد و تائید
روایت مذکورہ دربارہ مماثلت یہود و پیش کی گئی ہیں۔ اصح اور
صحیح نہیں یا نہیں؟

(۲) اگر ہیں۔ تو یہ امت محمدیہ کے لئے بطور پیش گوئی کے
ہیں یا نہیں؟

(۳) اگر ہیں۔ تو ان میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ اس امت کی
بجھج کہاں و صفائے مماثلت کلی کا ارشاد ہے جو مغائرت کو چاہتا ہے یا
عیسیت کا یعنی یہودی ہی بن جائیگا؟

(۴) اگر مماثلت کا ہے۔ تو فرمائیے یہود و ناسع و تکذیب سچ جیسے
فعل قبیح کے مرتکب ہوئے یا نہیں؟

(۵) اگر ہوئے تو ان کے مقابلے میں بغرض مماثلت متبارا ہی دیا
ہی فعل شنیع یعنی تکذیب سچ ہونا چاہئے یا نہیں؟ کیونکہ پیش گوئی کا
مفہوم یہی ہے کہ تم یہودی کی ذرا ذرا سی بد اعمالی میں قدم بقدیم
رہو گے تو پہلا پھر بڑے جرائم میں وہ کیونکر تم سے سمجھت
سکتے ہیں؟

(۶) اگر مونا چاہئے۔ تو بتلاؤ کہ کیا اصل مسیح کی تکذیب کر کے یہ حق مماثلت تم ادا کر سکتے ہو۔ یا مثیل مسیح کی؟ کیونکہ اصل مسیح کی تکذیب سے تم مثیل یہود نہیں کہلاؤ گے۔ بلکہ یہودی ہی بن جاؤ گے۔

(۷) اگر اسی مسیح اسرائیلی کی تکذیب تم کر دے گے تو پھر مسلمان کیسے رہو گے۔ اس سے تو ارتداد لازم آئے گا۔ جو نہ مماثلت یہود ہے اور نہ مسلمانی کی نشانی۔ سو چکر جواب دو کہ اسرائیلی مسیح کی تکذیب کا نتیجہ جو یہود کو ملا وہ یہ تھا کہ وہ خاتم المرسلین کی تصدیق سے ہی محروم رہ گئے۔ پس اسی مسیح کی تکذیب سے کیا تم بھی کبھی شفیع المذنبین سے منکر ہو جاؤ گے؟ اگر ایسا کرو تو یہ نہ مماثلت یہود ہے۔ اور نہ پیشگوئی کا مفہوم۔ پس یہود کے مثیل تم تب ہی بن سکتے ہو جبکہ کوئی مسیح کا مثیل نہ ہو۔ مسیح اسرائیلی کا نام تھا اور مثیل ہو بنو کر لیا کافی نہیں ہے تاوقتیکہ کوئی مسیح نہ آوے جو تکوین میں مذکور ہو۔

(۸) اب بتاؤ کہ تمہاری مماثلت یہ یہود کے لیے کسی مثیل مسیح کی ضرورت ہے یا نہیں؟

(۹) پھر بتاؤ کہ تمہارے زمانہ میں ایک مامور من اللہ مثیل مسیح ہو کر آیا تو تم نے اس کی توہین تکذیب تکفیر کر کے اصل یہود کے ساتھ باشت بہ باشت اور قدم بہ قدم مماثلت پیدا کر کے مثیل یہود بن کر پیشگوئی متذکرہ صدر کو پورا کر دیا۔ یا نہیں؟

(۱۰) جبکہ اصل یہود نے اصل مسیح کی تکذیب کر کے خطاب افضل العالمین چھنو اگر مغضوب و ذلیل کا طوق پہن لیا۔ تو

مثیل یہود نے مثیل مسیح کی تکذیب کر کے خیر امت کا نامی مثل چھوڑا
شیر امت کا لقب اور غضب و ذلت کا خلعت زیب تن کر لیا۔ یا
نہیں؟

تلكا شتره کامله

تیسرے بات۔ ناظرین رسالہ ہذا سے یہ درخواست ہے
کہ اس پیش گوئی کے مطلب و معنی پر خوب نظر رکھیں۔ اور
بھولیں نہیں انشاء اللہ ہم کئی موقعوں پر امت یہود کے ساتھ
امت ہذا کی مماثلت و مشابہت آئندہ دکھلائے رہیں گے۔ یہ
ایک وسیع اور نیا مضمون ہے۔ انشاء اللہ پر لطف اور جامع
ہوگا۔ خدا تعالیٰ مجھے اس کی تکمیل کی توفیق دے۔
آمین!

ناصحانہ نظم

ثناء اللہ اگر تعجب میں ہے کچھ شرم و حیا باقی
تو بول اٹھ اب تیری دولت میں ہے کیا رہ گیا باقی
جو تہمید میں آدمیت تھی وہ مدت سے گئی گزری
سے اک یہودیت کے ہے اب نہیں کیا باقی

نہ کچھ باقی رہا ہے علم و فضل و عقل و دانش سے
 نہ بواہیاں کی تجہ میں نہ زہد و اتقا باقی
 کہاں کی افضلیت۔ مولویت ہے۔ لینے پھرتا
 یہودوں میں نہ تجہ جیسے بہت تھے پارسا باقی؟
 بنا پھرتا ہے علم خشک پر مغرور ہو۔ فاضل!
 نہیں ہیں تجہ سے بڑھ کر منکر اسلام کیا باقی؟
 خدا کے برگزیدوں کی نہ کرتکذیب لے ناداں!
 خدا سے ڈرا اگر تجہ میں ہے کچھ خوف ورجا باقی
 کذب انبیاءوں کے جو تھے بخت تجہ جیسے
 کلام اللہ میں جن کا ہے۔ اب تک کر باقی
 ہوا انجام کیا ان کا ذرا تر آن میں پڑھ لے
 بتا ان کا کہاں ہے تجہ سوا کوئی پتا باقی
 تجہ لازم ہے عبرت حال سے ان کے کرے حاصل
 اگر اس کے لئے تجہ میں ہے کچھ فکر سا باقی
 جبری اللہ کی تکذیب سے ثابت کیا تو نے
 کہ دشمن انبیاءوں کا ہے تو ہی اک رہا باقی
 مرے ہیں سینکڑوں کافر و عالم بن میم سے
 نہیں ہے کیا حدیثوں میں بھی یہ اب تک لکھا باقی؟
 مہمل بن کے خود تو نے نہ کیوں یہ آزما دیکھا؟

کہ مٹ جاتا سبھی جھگڑا نہ رہتا کچھ تر باقی
 مغل کو دیکھ کر تو فارسی بہو لاہی کرتا تھا
 مگر شوخی وہی اب تک ہے کیوں لے بھیا باقی؟
 خدا کا ہاتھ اگر خود کرے گا فیصلہ تیرا
 رہیں گے کب تک تیرے بھلا جو روحنا باقی
 بہت نزدیک ہے اے غافل اب تقدیر ربانی
 نہ دشمن ہی رہیں گے اور نہ اُن کے اقربا باقی
 نصیحت مان لے فارم کی اور امر تیری دیاں
 اگر اسلام کی تیرے بدن پر ہے ردا باقی

۱۷

۱۸

احمدی نمبر اول میں ... امت محمدیہ کا میل یہود ہونا باحسن وجہ بیان
 ہو چکا ہے آئندہ بھی انشاء اللہ موقعہ بموقعہ اس مماثلت کا ذکر ہوتا رہیگا
 اگلا نمبر احمدی کا بحول و قوت الہی انشاء اللہ عجیب مضمون کا شائع ہو گا جس کی
 سرخی ”علماء خلف“ ہوگی۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کی اشاعت کی
 جلد توفیق عطا فرمائے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ احمدی کسی تقاریر پر شائع
 ہو بلکہ بلا قید و قوت ہر ماہ میں ایک جلد اس کی ہدیہ ناظرین ہوتی رہے گی۔
 اور ہر سال میں ۱۲ حصے نکال دیئے جائیں گے۔

عاجز قاسم علی احمدی۔ مکتبہ

۲۳۔ دسمبر ۱۹۷۷ء

مکتبہ احمدیہ
 لاہور

مختصر فیض کتب ناباب بنو داؤد الحق بنی

اشاعت السنۃ نبویہ مولوی محمد بن

صاحب بٹالوی کا . ماہوار رسالہ قبلہ

جلد اول بابت ۱۵۰

دوم بابت ۱۵۱ سے

چہارم بابت ۱۵۲ سے

پنجم بابت ۱۵۳ سے

الشمامۃ العبریہ من مولد خیر البریہ

ادیشن اول مولوی صدیق حسن خان نواب

بہوپال کی مشہور تصنیف متضمن حالات مبارک

حضرت سرور کائنات منقرض موجودات اللہ

علیہ وسلم جلد ۱۰

آخری باب ۱۵۴۔ ادیشن اول۔ خلف

نواب صدیق حسن خان کی اردو تصنیف جن میں

حالات و نشانات قرب قیامت و ظہور

مسیح و مہدی علیہ السلام و خروج دجال

یا جوج ماجوج کے قابل دید حالات ہیں

ناباب کتب قیمت صرف ۱۰

تحج الکرامۃ فی آثار القیامۃ۔ فارسی

صدیق حسن خان کی مشہور و معروف تصنیف

مباح حالات و نشانات و آیات قیامت

و نزول مسیح و مہدی علیہ السلام و خروج

دجال ناباب جلد ۱۵۵۔ ادیشن اول

تسلیم صاحب رسالہ تمیحات مبارک

فضائل صبر۔ اندرون حدیث و بیانیہ

نجات و لاکھ مفصل لہذا ان و لحادیث

مولف نواب بہوپال ادیشن اول جلد ۱۵۶

حدیث الغائبہ مولف نواب صدیق حسن

ابتداء افیش دنیا سے تاقیام قیامت کے

حالات و واقعات از کتب اسلامیہ جلد ۱۰

ہمارا مذہب

اس کتاب میں عاجز قارئین نے حضرت ائمہ

مسیح موعود و مہدی مستور علیہ الصلوٰۃ والسلام

مردم و مخفوقانہ جب حضور ہی کی جلد تصانیف

مبارکہ برائین احمدیہ سے لیکر پیغمبر صلوات

سے ہر ایک سلسلہ کے متعلق بلطف عقل کر

میں کر دیا ہے جس سے تمام معرضین و مہجور

ہو گئے اور کسی کو آج تک جرأت نہ ہوئی کہ ایک

مذہب اپنی تصانیف سے بلطف کتاب نہ

کے خلاف ثابت کر سکے۔ ۱۰ جلد کی کتاب عمر

۱۰ جلد صرف ۱۰۔ نیچر الحق بنی

بیک تبرک حبری

عکس مبارک حضور انور رسول مقل
صلی اللہ علیہ وسلم بنام مقوس

یہ اس مبارک خط کا فوٹو ہے جو رسول اللہ
صلعم نے مصر میں قبضہ کے بادشاہ مقوس
اسطان کو حاطب بن بلتہ عمرو بن عمیر بن
کے ہاتھ پر ہزیت لگا کر بھیجا تھا۔ آپ نے
مصر میں یہ خط روانہ فرمایا تھا۔ یہ تیسرا
تبرک بعض فرانسیسی سیاحوں نے ان سفروں میں
جو قبضہ کی جانب کیے تھے۔ ایک سفر میں پایہ حنی
مصر کے شہروں میں سے عجم کے گرجا میں ایک
راہب کے پاس سے خریدا اور سلطان عبدالحمید
دلی نے دولت عثمانیہ کی خدمت میں اس کو لے کر
حاضر ہوا۔ سلطان نے اسے نہایت حفاظت
سے دیگر تبرکات بنویس کے ساتھ قسطنطنیہ میں
رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ وہاں اس مبارک
مرسلے کا فوٹو اٹا لیا گیا۔ اعدائے حق پر
سے نور نظر ملے گا۔ ہوا۔ اس مبارک اسل

لی نقل ہو جو وہ عربی میں معتبر ہے اردو مقابل
میں ہے۔ میری رائے اور خواہش یہ ہے
کہ ہر ایک کلمہ گو اور محمدی کے گھیر میں یہ مبارک
فوٹو رہنا چاہئے۔ جو خوشنما آئینہ میں لگا یا
باعث نزول برکت و عزت مکان بنایا
جائے بخیر دہلی کے یہ مبارک تختہ دوسری جگہ
نہیں لے سکیگا۔ ایک دفعہ منگا کر تم آ کر اس کی
زیارت سے مشرف ہو جاؤ پھر اگر آپ کی تکمیل
منورہ ہو جائیں۔ تو واپس بھیجیں۔ وہم فوراً
واپس لے لینے۔

حد یہ فی عکس صرف عہد علاوہ محض
نیجراحتی ایجنسی دہلی

مصحف عثمانی حبری

حضرت امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے قرآن مجید کے ایک صفحہ کا اصلی
فوٹو حبری شدہ جو سوائے دہلی کے کسی جگہ سے
دستیاب نہیں ہو سکتا۔ قابل دید ہے ہر مسلمان
زینت مکان بناوے۔ یہ فی عکس صرف
علاوہ محصول اک
نیجراحتی ایجنسی دہلی

عاشقِ حقیقی کی دعا
فیروز علی شاہ صاحب
۲۰

ماہوار رسالہ

نمبر ۹۰

جلد اول

احمدی

ہر انگریزی مہینے میں بلا تعین تاریخ شائع ہوتا ہے

مقصد اعلیٰ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اندرونی محافلین کے اعتراضوں کا
مکمل و مفصل جواب دے کر صداقت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا بدلائل اظہار کرنا

بابت ماہ اگست و ستمبر ۱۹۰۶ء

ماہر قاسم علی احمد پزیر و پزیر و پزیر

پیشہ
ایک رسالہ کرکری شیخ لیا

عرق خضاب

نمونہ شباب
فیلڈ جن پانچویں
فیلڈ جن پانچویں

میں نے اپنے آپ کو لگا دیکھتے
میں نے اپنے آپ کو لگا دیکھتے

صد ہا اشتہاری خضاب آپ کی نظروں سے گزرے ہوئے ہیں۔ چہرہ آپ نے بہت سا
روپیہ خرچ کر کے بجز زیر باری توضیح اوقات کچھ فائدہ حاصل نہ کیا ہوگا۔ اس لئے ممکن ہے کہ
آئندہ آپ اجاری خضابوں سے بدگمان ہو گئے ہوں۔ اور ہر ایک اشتہار کو جھوٹا ہی خیال کریں
لیکن بخدا ہم نے تو اپنی کمائی کا صد بار روپیہ اس شوق میں برباد کر کے ناکامی کا خیال
نہ کیا۔ اور پندرہ سال سے برابر اس کوشش میں رہے کہ انشاء اللہ ہم مفید خضاب بنائیں
ضرور کامیاب بن گئے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ بفضل خدا ہمارا روپیہ اور وقت صرف شدہ سب کام
آگیا۔ اور جیسا ہم خضاب چاہتے تھے بنا ہی لیا جس کو عام شائقین بختر دانی کی نظر سے بچا
اور پسند فرمایا لیکن ہمارا قدم آگے بڑھنا چاہتا تھا سو بڑھا۔ اور گہوڑے لگانے یا باندھنے
کی تکلیف سے نجات ملی پس ہماری بات کو اشتہاری گپ نہ سمجھیں۔ اور خضر و گولہ بجا
عرق خضاب نمونہ شباب کو سنگا کر آزمائیں۔ یقین ہے کہ ہم انشاء اللہ اس خضاب
سے عام پسندیدگی کا شرف فیکٹ پائیگی اور پھر اس کی قیمت بڑھا دینگے۔ ہر دست
اس کی مشہرت کیلئے نہایت کم قیمت رکھتے ہیں۔ تاکہ عام و خاص تک یہ ایک باپ ہو جائے
ایک شیشی ہفتون کے لئے کافی ہے۔ معرہ ترکیش آہل کئے۔ دو انس کی شیشی صرف

المشاہری قانچش سے ہندوستان میں پھیل کر کہیں بیسٹڈ کو ریل ویلی کتھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حبشی کا آئینہ

شہور حکایت ہے کہ ایک حبشی چلا جا رہا تھا کہ راستے میں ایک آئینہ پڑ پایا۔ اس کو اٹھا کر جو دیکھا۔ تو اس میں اپنے ہی خط و خال اور سیاق و چہرہ کا عکس نظر آیا۔ تو حبشی نے غصہ میں آئینہ کو ہی برا بتایا۔ اور جہاں سے لیا تھا۔ وہاں ہی جا کر آیا۔ یہی قصہ امرتسری ہرزہ دراکو پیش آیا کہ احمدی نے جب فضیلت اکب کی عکسی تصویر اور غلامائے اہل حدیث کا فوٹو اتار کر دکھایا۔ تو مارے خجالت و ذرا مت کے بے وفا سے اٹھ کر چھپنے بن آیا۔ مصور کو ہی برا بھلا سنایا۔ اور اپنے اجار میں بہت سا بڑبڑایا۔ مگر یہ خیال نہ فرمایا کہ مصور بے چارہ کی کیا خطا۔ جیکہ اصل صورت ہی بد نہ ہو تو اس کا عکس خوشنما کیونکر آسکتا ہے۔ بہر حال ہم خاس من ابحتہ والناس کے جملہ دوسروں کو مثالی کی کوشش کرتے ہیں۔ اور امرتسری کے نقوہ زدہ چہرے کے لئے دوسرا آئینہ دکھاتے ہیں۔

ہمارے ناظرین کو معلوم ہے کہ احمدی کے صرف تین نمبر ہی شائع ہوئے ہیں کہ جنکو پڑھ کر وہاں مکار بحالت تباہ و ذرا ایک ہی چوٹ سے دم دبا کر

بہاگا۔ اور احمدی کی کاری ضرب نے اس کو ایسا ہولناک کیا کہ نہ جان ہو کر کسی خدا کے بارے ہوئے۔ اور دنگاہ کے چٹکا سے ہوتے کشتہ کی پناہ میں آیا۔ باقی مدت مردہ صفت نے یہ نہ سوچا کہ بو پہلے ہی سے کشتہ ہے۔ وہ نیمجان کا پستہ کیا باندھ بیگا۔ مگر تاہم امرتسری کی تیغ جفا کے کشتہ میں کسی شیطانی روح نے حلول کیا جس سے ابوالفضل نے مدعاٹنے ولی حصول کیا۔ اور ایک ٹوٹی پہوٹی لایعنی اور بے حسنی تک بندی سے ارواح خبیثہ بخدیان ویہودیان (فی السقر) کو آب عمیم کا ناہر عیس میں ایک عام پلایا۔ کیوں نہ ہو۔ آخر تو ان کے آپ خاٹ الرشید ہیں۔ جب متواتر تین ماہ تک کشتہ کو کٹی آپنیں دیئے جائیے بھی بجز معمولی طفل نسلی کے مجروح بیمار امرتسری ناہنجار کو کچھ افاقہ نہ ہوا تو پھر یہ حق

امیر المومنین کی دہائی دینے لگا۔

کہ یا امیر احمدی سے میری جان چھڑا بیٹے اور مجھے اس سے بچائیے جتنا بچہ خصم سے گہونگٹ کر کے منہ چھپاتا۔ اور امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو مخاطب کہہ کے اپنی چوٹیں دکھانا یہ امرتسری کے زنا نہ ہیں اور ہر دلی کی تین دہل۔ اور مجھز و گریز کی زندہ مثال ہے جیسا کہ اس مایح اہل بیت میں امرتسری خبیث نے مسرقتہ شہور کا مصداق بن کر سہ ماہ نور سے فشانہ و سگ پانک می زندہ مستغیثانہ ایک مضمون بعنوان نور الدین کا لفظ سنا ہے۔ جس میں دونوں ہاتھوں سے اچھوٹ

کی تجارت کو کھاتا ہوا اور بے بسی و سرسبکی دکھاتا ہوا لکھتا ہے کہ

”حکیم نور الدین صاحب خلیفہ قادیانی نے ایک رسالہ نیامستی

”احمدی“ جاری کرایا ہے۔ (کاذب کا پہلا جھوٹ۔ احمدی) حسین

خصوصیت سے ”الحدیث“ کے تعاقبات کے جواب دینے کا

اطلان کیا گیا ہے۔ حکیم صاحب نے علاوہ خلیفہ ہونے کے

اس رسالہ کی سرپرستی منظور کی ہے۔ (کاذب کا دوسرا جھوٹ)

بلکہ ایک قسم خاص اس کی امداد کو جیب خاص سے عطا

فرمائی ہے اس لیے ہمارا حق ہے کہ اس کو حکیم صاحب کا ہی سمجھا کریں

کیونکہ نہ سگ دامن کار روانے درید۔ کہ وہقان نادان

کہ سگ پرورید “

بقلم صفحہ اول کالم اول

اس عبارت میں کذاب اکبر نے انجمن کافین کے سرکڑی ہونکا

بدیہی ثبوت دیا ہے۔ یہ دو جھوٹ ایسے صریح جھوٹ ہیں۔ کہ جو

امر تشری کے سوا دوسرا نہیں بول سکتا۔

پہلا جھوٹ تو یہ لکھا کہ حکیم نور الدین صاحب نے احمدی جاری

کرایا ہے۔ اور دوسرا جھوٹ یہ بولا کہ حکیم صاحب نے اس رسالہ

کی سرپرستی منظور کی ہے۔ دلیل اس دروغ گوئی کی یہ دی کہ۔ ایک قسم

خاص اس کی امداد کو حکیم صاحب نے جیب خاص سے عطا فرمائی ہے

یہ ہے۔ آپ کی منظرانہ قابلیت اور یہ ہے آپ کی نامندانہ جہالت اس

از خود رفتہ کذاب سے کوئی پوچھے۔ کہ کہاں سے تو نے معلوم کیا کہ حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے احمدی کو جاری کرایا۔ اور اس کی سرپرستی منظور کی ہے۔ کیا احمدی نے کوئی ایسا اعلان کیا یا الحق میں کہیں یہ شائع ہوا۔ یا دیگر اخبارات سلسلہ نے کسی جگہ لکھا یا کسی احمدی کی زبان سے سنا۔ یا کوئی غیر مطبوعہ تحریر دیکھی یا حکیم الامت سے تو نے براہ راست دریافت کیا۔ یا اپنے خضم سے معلوم کیا؟ اگر ان میں سے کوئی صورت بھی ہے۔ تو پیش کر۔ اور ہم دعوے سے کہنے میں۔ کہ ہرگز پیش نہ کر سکے گا۔ اگرچہ تمام شیاطین کو بھی مدد کے لئے لٹکائے بہر کیوں تو نے بقول خود جھوٹ بول کر گوہ کھایا۔ اور ظالم خدا سے ڈر خدا سے نہیں تو مخلوق سے ہی شرم کر۔ کہ جب تیری پردہ داری لوگوں کو معلوم ہوگی۔ تو وہ تیرے منہ میں ضرور تھوکیں گے۔ اور اگر اپنی مناظرانہ حماقت سے تو نے امیر المومنینؑ کا ایک رقم عطا فرمانا اپنی دروغ گوئی کی دلیل گردانا ہے۔ تو یہ تیسری جہالت ہے۔ بلکہ سفاہت و ضلالت بھی ہے۔ کہ جس کا تجھے صحیح علم نہیں۔ کہ وہ رقم کس طرح اور کیوں عطا ہوئی۔ تو نے اپنی دروغ گوئی کی دلیل گردان لی۔ اگر کوئی شخص کسی کام میں روپیہ دینے سے اس کام کا سرپرست اور مجوزہ قرار پاسکتا ہے تو تمام انجمنیں اور اخبار اور رسالے و فیکٹریاں اور کارخانے اور کمپنیاں ہر ایک چندہ دینے والے کی مجوزہ جاری کر لینی ہوتی قرار پائیں گی۔ اور کیا وہ روپیہ دینے والے خواہ وہ بطور اداویں۔ یا شرکت یا قرض ان کے سرپرست

سمجھے جائینگے؟ ہرگز نہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو حیا کر کے بتا۔ کہ کیا اہل حدیث
 کانفرنس اور محنت کی کمی وغیرہ جو وہابیوں کی تازہ ایجاد ہے۔ چند
 دہندگان کی جاری کرائی ہوئی۔ اور ان کی سرپرستی میں آئی ہوئی ہیں؟
 علاوہ ازیں بغرض تسلیم کریں کہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے جیہ خاص
 سے رقم عطا فرما کر رسالہ احمدی جاری کرایا۔ تو کیا امیر المؤمنین کو اس کا علم
 بھی تھا۔ کہ احمدی نکلنے والے اللہ کی کفکاری یا مزیدارگایاں دیکر خد گئے
 کرے گا۔ آپ نے تو اجماع رسالہ کا نوٹس ملاحظہ فرما کر اور رقم نوٹس کی
 امدادی درخواست کو جو تمام قوم کے سامنے تھی۔ دیکھ کر مبلغ عہ کی رقم
 عطا فرمائی جیسا کہ دیگر احباب نے اس سے زیادہ زیادہ رقمیں بھیجیں۔
 جن کی تعداد لاکھ اور صہ تک کی ہے۔ اگر عطا و قسم سے رسالہ ہذا کے
 سرپرست قرار دیئے جاتے ہیں۔ تو سب سے بڑی رقم عطا کرنے والے
 کو سرپرست کہنا چاہیے تھا۔ مگر یہ سب باتیں تیری دندان شکنی کے لئے
 ہیں۔ اصل حقیقت صرف اتنی ہے۔ کہ ہم نے باہر نومبر گذشتہ احمدی
 کے اجماع کا ارادہ کیا۔ اور ایک مہم جوہ چھٹی احمدی بزرگان کی خدمت میں
 بغرض امداد ارسال کی۔ ہر ایک نے جو مناسب جانا وہ امداد کی۔ نہ تو
 امیر المؤمنین نے جاری کرایا۔ اور نہ کسی اور نے + یہ تو تیسرا معمول
 کا ہے۔ کہ بات بات میں جھوٹ بولتا ہے۔ اس کا ایڈیٹر ملک مجوز محیب
 آپ کا یہ دیرینہ عاشق زار ہے جس سے کل آپ کی روح ہزار ہے
 پینا اگر تم میں غرارت ہے۔ تو آئندہ اپنے غمخوار کو چھوڑ کر دوسری جانب

خطاب کرنا جب تک کہ یہ نیاز مند قہمی آپ کی مرمت سے تھک نہ جائے۔
 آگے اپنی جبلت سے مجبور ہو کر جو آپ نے ناصح و مشفق کو سگ کہا ہے
 ہم سگ کے کھننے کا برا نہیں مانتے۔ یہ تو ہمارا آپ کا لین دین ہے مدت
 سے حساب کی چلت ہے۔ جہاں ہم پرانا قرضہ ادا کر چکے ساتھ ہی یہ
 مینا دین بھی آپ کو واپس دینے کے گھبرائے نہیں۔ جو دل چاہے
 فرمائیے۔ نیاز مند انشاء اللہ کوڑی کوڑی آپ کی واپس دیگا۔ خواہ قسط
 ہی کیوں نہ دے۔ دیگا ضرور! پھر کیوں؟ آپ ناشین کرتے اور اپنی
 سرائیکی دلھاتے ہیں، ۵

برقر عو کوئی از سگ رگی	فرمہ کمتر نہ گرد دزیر سگی
گر نماندے از وجود تو نشان	نیک بودے ز جہاں چن سگان
چہستی کے کوک فطرت پتاہ	پس چہ خواہم نام تو ای و سیا
بخت کن اسی روئے تاج پرست	قطرت تو از سگل ہم بدتر است
تو خودی سگ کا تو بچ سگان	من نمی ترسم ازین سگ نادگی

امیر المؤمنینؑ سے مستغیانہ خطاب کرنے سے امر تسری شیطان کی
 بجز اس کے اور کوئی غرض نہیں کہ حضور رضی اللہ عنہ احمدی کو شیر
 کی ہزارا ہی کے کسی طرح روک دیں۔ مگر ایسا انشاء اللہ نہیں ہوگا۔ کہ
 جائز حقوق سے ہمارا امام حناج قرآن اور مفسر فرقان ہے ہر مکر و کدے
 اسی لئے متبادر ہو نا استغاثہ نامعلوم ہو کر داخلہ فرشتہ امت ہے کہ آپ کے
 خلل و مانع کا کسی قدر علاج ہو گیا ہے جس سے کچھ صحت ہو جائے گی

اور آئندہ سوچ سمجھ کر زبان نکالیں گے۔ آگے آپ نے کئی قدر شکایت اس امر کی ظاہر کی ہے۔ کہ المحدث کے جوابات احمدی نے سمجھ نہیں دیتے البتہ گاہیاں مزید ارادہ خوش ذائقہ دی ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ ”اس رسالہ (احمدی) میں المحدث کے جوابات کہاں تک بیسے سمجھے ہیں؟ اس کا اندازہ تو خود حکم صاحب ہی کر سکتے ہیں“ غیث بھی اس کا اندازہ بخوبی کر چکا ہے۔ کہ المحدث کی بنیاد ہی احمدی نے کھود ڈالی ہے۔ جوابات تو درکنس (احمدی) ہاں اس بات کا اظہار کیے بغیر ہم نہیں رہ سکتے۔ کہ گاہیاں بڑے مزے کی دیجاتی ہیں کیونکہ اس کا ایڈیٹر کسی وجہ سے اس فن میں خاص ملکہ رکھتا ہے جبکہ مقابلہ ہمے نہیں ہو سکتا۔ اور اس کا میں خود اعتراف کرتا ہوں۔

بلفظہ

ناج نہ جانوں نگرین ٹیڑھا

مفسر و امر تسری مغرور نے اپنے عجز اور گریز کا یہ جیلہ نکالا کہ احمدی نے میانجی کو بہت گالیاں دی ہیں جس کے مقابلہ سے آپ عاجز ہیں۔ یہ جیلہ مندرجہ عنوان میں منسلک کئے مطابق ہے۔ کہ احمدی کی فزبردست پکڑ سے عاجز ہو کر دلائل اور دیکھیاں کو گالوں سے تعبیر کر کے یا سنجین سے ٹھوٹی حاصل کرنی چاہی۔ یہ عذر کہاں تک صحیح ہے۔ اس کا جواب تو واقعات

دینگے۔ البتہ گالیوں کا فیصا یہاں کر دینا ضروری ہے تاکہ تا اختتام جنگ یہ سوال ہی پیش نہ ہو۔ کہ احمدی نے گالیاں دی ہیں یا وہابیوں نے؟ تعجب ہے۔ کہ جن گالیوں کو ادھر سے بے پیر تو مزے کی بتاتا ہے پھر وہ کڑوی کیوں لگیں؟ یہ گالیاں تو تیرے لیے آنسوے کا مرتبہ ہے جو اول اول گو کہ یہ قدر تلخ اور کسبلا معلوم ہو گا۔ مگر بعد میں خوش ذائقہ ہو کر تمام خلل دماغ کو دور کر دیگا۔ پس یاد رکھو۔ کہ

بڑے کافر مانا اور نولہ کا کھانا بعد میں دیتا

اسی طرح بعینہ احمدی کی مرارت جو تیری شرارت کے مقابلہ میں ہے پہلے پہلے کچھ تلخ لگتی ہے۔ مگر بعد میں بڑے مزے کی ہو جاتی ہے ہذا امر تیری مریض کی یہ مشکلات کفران نعمت ہوگی۔ کہ جو مفید محزون واقفکار طبیب نے مریض کی تشخیص مرض کے بعد طیار کی ہے۔ وہ جبکہ علاوہ فائدہ مند ہونے کے خوش ذائقہ بھی ہے۔ تو پھر اس کے کھانے سے مریض کا جی چرانا ایک حرکت طفلانہ ہے۔ یا چاہت والوں کو انداز معشوقانہ سے غمزوں میں پھسلانا۔ اور نازک مزاجی کا دکھانا۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتے غم کے سبب روفتہ عالم سمجھتے ہیں۔

تری اس چشم و زوید کے تیرے ہم سمجھتے ہیں اپنی حقیقت کو چھپا کر اپنے پشیموں کی آنکھوں میں دھول ڈالتا ہے۔ کہ احمدی بزرگ گالیوں کا قابل جواب امر کوئی نہیں لکھتا عصاف نہیں کہتا۔ کہ غبر اول میں

ماثلت یہ یہود کا جو ثبوت مسلمات سے دیا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ
گالیوں کا نرا بہانہ ہے۔ اس لیے ہم ذیل میں وہ بد مذہب گالیان جو اس
نا پاک فطرت بد طبیعت نیش مقرب سے نہ صرف عام احمدیوں کو بلکہ ہمارے
مقتدا و پیشوا خلیفۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نشان
مبارک اور آپ کے انھیں اجاب و اصحاب کو دی ہیں نمونہ بنتے از
خود و قطرہ از بچار کے نقل کرتے ہیں جس سے فیصلہ ہو جائے گا کہ
احمدی نے ایک بھی گالی اپنی طرف سے نہیں دی۔ و یا اللہ التوفیق

نفل کفر نباشد

سیدنا امام الاولیاء جری اللہ فی حلل الانبیاء حجتہ اللہ
حضرت مسیح موعود و محمدی معہود علیہ السلام کی شانیں تینالی و شنام

نمبر شمار	تتالی ہرزہ درالی	حوالہ
۱	دجال البس	صفحہ ۵ کالم اول سطر ۱۰ نمونہ او
۲	مخاس	صفحہ ۵ کالم دوم سطر ۱۰ نمونہ او
۳	مرزا جی کے روحانی باپ سر سید احمد	صفحہ ۵ کالم دوم سطر ۱۰ نمونہ او
۴	حضرت الکدر	صفحہ ۵ کالم دوم سطر ۱۰ نمونہ او
۵	مرزا جی بن ابیہ فتویٰ میں جست و جالاک	صفحہ ۵ کالم دوم سطر ۱۰ نمونہ او

نمبر	نشان ہرزہ درانی	حوالہ
۶	قادیانی کاہن (کئی جگہ)	المحدث جلد دوم نمبر ۱ صفحہ ۱۵ سطر ۱۵ کالم اول
۷	قادیانی کاہن کے منہ پر لک کی لکھی	المحدث جلد دوم نمبر ۱ صفحہ ۱۵ سطر ۱۵ کالم اول
۸	قادیانی کاہن کی روسیاسی	جلد ۲ نمبر ۱۸ صفحہ ۱ کالم اسطر ۱
۹	حضرت گدھا علیہ السلام	نمبر ۱۸ صفحہ ۳ کالم ۱ سطر ۶
۱۰	قادیانی کاہن کی روسپاہی	نمبر ۱۹ صفحہ ۲ کالم ۱ سطر ۱
.	معنوی ہے۔	.
۱۱	مرزا بنا کے کیوں مری مٹی خواہی	المحدث جلد ۲ نمبر ۱۷ صفحہ ۳ سطر ۱۶ کالم ۱
۱۲	یکے قطع نسل و یکا مام ہینگیان مینی سیح ابن ییم بچہ جنگی نسل مینی	صفحہ ۴ سطر ۶ کالم ۱
۱۳	مرزا کے الہامات ایک گوزن ستر کی طرح ہو ایسے اور کر بد بو پھیلا چکے مین	المحدث جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۴ سطر ۴ کالم اول
۱۴	خود غرض۔ نافہر جام بد۔ بدنام منجھوس۔	المحدث جلد ۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۲ سطر ۲۵ کالم پہلا
۱۵	نئے لودہ دم ویا کے بہاگ گیا ایک ہی پوٹ کھا کے بہاگ گیا قادیانی کاہن وہ بہاگ۔	المحدث جلد ۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۶ کالم اول سطر ۳۰ د
	کرشن جی کی تو یک رنگ زندگی تو ہے زندگے ندر ہے ہاتھ سی جنت لگا	المحدث جلد ۲ نمبر ۳۳ صفحہ ۲ کالم اول سطر ۲۳

نمبر نشان	شائی ہرزہ درائی	حوالہ
۱۷	حیف درین بنی رخنہ گری پیدا شد	المحدث جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۶ کالم ۲ سطر ۱۶
۱۸	برزائی مشن کی بنیاد سر اسر کذب بہتان - انترا دغا - فریب جھلسازی - عیاری - غرض تمام دنیا کی چالبازی پر مبنی ہے	المحدث جلد ۲ نمبر ۱۵ صفحہ ۱۰ کالم دوم سطر ۲۲ +
۱۹	قادیانی مشین میں الہام بافی نقہ ہے ایسی دروغ گوئی پر اور حیف ہے ایسی بددیانتی پر	المحدث جلد ۳ نمبر ۱۹ صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۶
۲۰	کرشن جی کی محسوسات کو اسی او اور پریشانی	المحدث جلد ۳ نمبر ۱۹ صفحہ ۳ سطر ۱۷ کالم دوم
۲۱	سرزا مرتد ہوا	المحدث جلد ۲ نمبر ۲۰ صفحہ ۹ کالم ۲
۲۲	فتاویٰ کذاب	المحدث جلد ۲ نمبر ۲۲ صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۲۲
۲۳	جفا جو سنگدل پر رحم کاذب لقب جنکے میں اتنے تہمتیں ہو	المحدث جلد ۳ نمبر ۲۶ صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۱۰
۲۴	کاذب - غدار - دجال مرجع علاؤ دین کافر ہے ایمان دوزخی -	المحدث جلد ۳ نمبر ۳۰ صفحہ ۳ عزلان
۲۵	دشمن ایمان و دین بخار فی	المحدث جلد ۲ نمبر ۲۲ صفحہ ۲ نظم

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درانی	حوالہ
۳۵	کرن جی کا بننا ہے مرگھٹ	الہدیت جلد ۲ نمبر ۳۶
۳۶	بُت فروش و جالی رسالت	نظم سعدی صفحہ ۶
۳۷	روسیاہ - رتال	
۳۸	چال باز - مکار - دجال	الہدیت جلد ۳ نمبر ۳۷ صفحہ ۱۰ کالم ۱ سطر ۶
۳۹	مرز لکے پیر و مرشد سرحد	نمبر ۳۹ صفحہ ۱۰ کالم ۲ سطر ۲۵
۴۰	پیر مغان - مفتری	الہدیت جلد ۳ نمبر ۴۰ صفحہ ۴
۴۱	کاذب کی رسالت - جہالت	سطر ۳ و ۴
۴۲	ضلالت بطالت	
۴۳	خاکش بدین	الہدیت جلد ۳ نمبر ۴۱ صفحہ ۸ سطر ۲ کالم ۲
۴۴	کار شیطان میکند نامش ولی	الہدیت جلد ۳ نمبر ۴۲ صفحہ ۸ سطر ۲۸
۴۵	گردلی این ست لعنت برولی	کالم اول مندرجہ ۸ - دسمبر ۱۹۶۱ء
۴۶	حضرت اکذب	جلد ۴ نمبر ۴۳ رفرد سنی صفحہ ۱ سطر ۱ کالم ۱
۴۷	میں آپ کو مفید و دجال بتا ہوں خواہ آپ تھے تو بے پروا	جلد ۴ نمبر ۴۴ صفحہ ۴
۴۸	میں کہیں آپ کے دین اللہ	الہدیت
۴۹	سردود و غیرہ ہونے میں یکاشک	
۵۰	ہے آپ بیکے کاذب اور دجال	
۵۱	میں - خطی - گیدڑ	

نمبر شمار	شانی ہرزہ درائی	حوالہ
۵۴	حسن بن صباح کی چال دغا باز مفید بدکار	المحدث جلد ۴ نمبر ۲۵ صفحہ ۴
۵۵	واہ رے دجال تیری بھائی لے عالم کا نے دجال سرف کذاب عیار	ضمیمہ المحدث مورخہ ۲۴ - مئی ۱۹۱۹ء جلد ۴
۵۶	مرزا جی کی اینٹ البحر	جلد ۴ نمبر ۴ حاشیہ صفحہ ۲
۵۷	مرزا جی کا حال میراثی کے مشابہ ہے	صفحہ ۴
۵۸	مرزا جی کا الہام ملا دو پیازہ کی میرست کی طرح جسکی ٹانگ بہنچی کرے سراو بچا۔ اور سر کے بچا کرنے سے پاؤں اوپر	المحدث جلد ۴ نمبر ۴ صفحہ ۶
۵۹	ابو اللہ۔ کذب جسم۔ بلکہ اکذب الناس۔ قلندر	المحدث ۲۰۔ مارچ ۱۹۱۹ء صفحہ ۵
۶۰	مرزا لے گا دیانی فرجوں پوٹانی	المحدث جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۹ کا لم ۲
۶۱	بد بخت بود ازلی با این بد بخت	
۶۲	خیمہ شیطانی نازب او حالی	
۶۳	شہد او قمر و زمیں گرتے	

نمبر	موضوع	حوالہ
۶۵	خان سارق - قاضی ثانی	المجلد ۵ صفحہ ۲۲۲ کالم ۲ سطر ۵
۶۶	غلام احمد قادیانی - سیلمہ ثانی	المجلد ۵ صفحہ ۲۲۲ کالم ۲ سطر ۵
۶۷	تمام الہامات - پاخانہ میں کی گئی	صفحہ ۲۲۲
۶۸	مرزا جھوٹ کا سٹیمپر بڑا دنیادار	المجلد ۵ صفحہ ۲۲۲ کالم ۲ سطر ۵
۶۹	عبد الدہیم والدینار	جلد ۵ صفحہ ۲۲۲ کالم ۲ سطر ۵
۷۰	خرد حال -	
۷۱	مردود ایسا شریعت تھا کہ جس کو گورنر کے زیر سایہ رہے اس کے بزرگوں کو دجال بنا کر مسلمانوں کو ابھارتا اور تیس بھلے مانسوں میں سے تھا۔	المجلد ۵ صفحہ ۲۲۲ کالم ۲ سطر ۵
۷۲	مبتدع - محدث - تیس دجالوں میں سے تھا۔	المجلد ۵ صفحہ ۲۲۲ کالم ۲ سطر ۵
۷۳	قادیانی پنوں کی انان	المجلد ۵ صفحہ ۲۲۲ کالم ۲ سطر ۵
۷۴	آپ کے الہام طبع نضائی اور کار شیطانی ہوتے تھے	المجلد ۵ صفحہ ۲۲۲ کالم ۲ سطر ۵
۷۵	یہودہ گو - لاف زدن	المجلد ۵ صفحہ ۲۲۲ کالم ۲ سطر ۵

نمبر شمار	شمالی ہرزہ درانی	حوالہ
۸۰	مرزا کو سانپ ڈس گیا۔ کہ صدی برخواست بڑا سکتے ہو مرزا فاقا آپ کا دم سے	کمل چٹھی مطبوعہ دبیر پرنٹرز مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۲ سطر ۱۱ و ۱۵
۸۱	گھر میں قصبہ لکھ کے حاکم مصدق بن گئے	ایضاً صفحہ ۳ سطر ۱۶
۸۲	جیسے نواں گشت بقصد یقین فرزند	ایضاً صفحہ ۳ سطر ۲۸
۸۳	بے چارہ باش دہرچہ خواہی کن	حاشیہ الہامات مرزا صفحہ ۶۸ طبع
۸۴	بنایا آڑ کیوں جو رو کا چرخہ نخل دیکھیں تری تم شعر خوانی	الہامات مرزا صفحہ ۷۵ سطر ۷
۸۵	ہے روسیہ نیل سیلم واسود	الہامات مرزا صفحہ ۲۹ سطر ۱۳
۸۶	لعین و بے حیا شیطان ثانی	۲۹
۸۷	اس دیوانے کی ایک اور بڑ سنو	مرقع قادیاہانی بابت جولائی ۱۹۶۱ء صفحہ ۲
۸۸	بلی کو چھپڑوں کا خواب	صفحہ ۵
۸۹	مشک و گمراہ	"
۹۰	سفید جھوٹ بولا ہے۔	اگست ۱۹۶۱ء صفحہ ۵ سطر ۱۱
۹۱	مرزا کی بکو اس گوز شربت تاب ہوگا	ستمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۷ سطر ۱
۹۲	اس سچ کے رنگ دیکھئے کہ گرت کو ماند کتاب ہے چمن معنوش اس نفس	دسمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۷

نمبر شمار	ثنائی سہرزہ درانی	حوالہ
۹۳	مہنہارا امام بڑا کذاب - بڑا دجال	مرقع بابت اپریل سنہ ۱۶
۹۴	بڑا جھوٹا - بڑا بے حیا - بڑا غذا	سطر ۳ - ۴ - ۵ - ۱۶
۹۵		
۹۶	بڑا فیزی - بڑا ابلہ فیرب - بڑا امکا	
۹۷		
۹۸	بڑا مفتری علی اللہ - عرض سب	
۹۹	ادصاف قبیحہ میں بڑا ہے - کار	
۱۰۰		
۱۰۱	شیطان می کند نامش ولی	
۱۰۲	مرزا کی شان کو لفظ کاذب یا کذاب پورا ادا کرنے سے قاصر ہیں - میں آپ کو اس سے ارفع جاتا ہوں	مرقع بابت مئی سنہ ۱۶ صفحہ ۲۹ سطر ۱۶
۱۰۳	ڈیٹھ اور بیشرم بھی دنیا میں ہو ہیں - مگر سب پہ سبقت لی گئی ہے بے حیائی آپ کی "گید ڈبک" کے بھاگ جانا آپ کا قیدی دستور ہے	مرقع بابت جون سنہ ۱۹ صفحہ ۲۶ سطر ۲۰ و ۲۳
۱۰۴	دجال اکبر کا قطع الوہین	مرقع اگست ۱۹۰۸ صفحہ ۵۶
۱۰۵	ملہم و کذاب مرزا مر گیا جس کا لاشہ ہو کے بارہر گیا	صفحہ ۵۷ سطر ۱۵ و ۲۲
۱۰۶	آدنی کا شیطان کو وقت بڑا ہے	مرقع بابت اگست سنہ ۵۰

نمبر شمار	تشریحی ہرزہ درائی	حوالہ
۱۰۷	مضلل و ظالم و دجال ہونے پر	مرقع بابت اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۵
۱۰۸	وہ مفتری و فاسق و کاذب تھا	
	بد خصال	
۱۰۹	دجال اٹھ گیا ہے غرہ گئے ہیں باقی	
۱۱۰	سرد مرزا سیلہ مردود	
۱۱۱	ایک کپڑا جو زمین پر چند برسوں تک	مرقع بابت اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۳۵
	مستحق بن گیا۔	سطح ۱۹ و ۹
۱۱۲	حماقت و ضلالت کی بکواس	
۱۱۳	اضغاث احلام	مرقع بابت اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۳۷
۱۱۴	بڑا خطی بڑھا خطی	صفحہ ۳۷ و ۳۸
۱۱۵		
۱۱۶	تکبر عز ازیل را خوار کرد	صحیفہ محبوبیہ صفحہ ۳۶ و ۳۷
	بندگان لعنت گرفتار کرد	
۱۱۷	سرسید کے اکلوتے بیٹے	تفہیم جلد اول جانشین نمبر ۲ صفحہ ۱۷
۱۱۸	خود بدولت خس کم بہان پاک	مراسلہ نداء اللہ مندرجہ وطن مورخہ
	ہو گئے۔ تو کوئی قبر پر لات مارنے	۲۶ اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱۔ کالم ۲
	تہوڑا ہی لے گا	
۱۱۹	مہفوت مرزا	رسالہ مطبوعہ سلسلہ بار دوم
۱۲۰	دھرم پتھر علی اللہ	خود ہی ترغیت عز اصغر ۹ مطبوعہ کشمیری
		جلالہ

الحدیث نمبر ۱۵ جلد ۳ صفحہ ۱ سطر

اس امت کے حکیم و دھرم

۴۴۲ کالم دوم

مریض ناقابل علاج ہیں۔

المجلد ١٢ جلد دوم نمبر ٦ صفحہ ٨٨

کالم اول

حکیم صاحب کی تلون مزاجی سے

بعید نہیں کہ اگر نندن جانا

ہو۔ تو جناب عیسائی ہی ہو گئیں

المحدث جلد ۳ نمبر ۳ صفحہ ۲ سطر ۴ کالم

حکیم نور الدین راس المحامین

مرقع ستمبر ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۲

آپ تھر میں یاؤں لٹکاؤں بیٹھ

میں۔ کیا عجب کہ خدا آپ کو

سمجھئے کہ تو آپ اپنا خاتمہ

درست کر لیں۔

مرقع صفحہ ۱۶۔ سطر اول ستمبر ۱۹۰۶ء

آپ کو حکیم نور الدین کہیں یا

راس المجانين

مرقع شنبه ۸ صفر ۱۲۸۸

خود غرضی تیرے استیلا ناس ہو۔

تو کیسے کیسے حکیموں کو بھی عقل

اکا تہمن بنا دیتی ہے۔

مرقع تمبره صفحہ ۱۵۸

گویش میں آپ کو مرزا کے مرید

ہوئے کی وجہ سے نیم سو راتی ملتا

تھا۔ گلاب اس نتیجے پر ہوں۔

نمبر	شنائی ہرزہ درائی	حوالہ
	کہ اگر کوئی آپ کی قرآن دانی کا اعتقاد رکھے۔ تو میں اس کو نیم پاگل جانوں گا۔	
۱۲۸	گر تو ستران میں غلط خوانی بہری رونق مسلمان	مرقح ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۳
۱۲۹	و جال پارٹی کے اعلیٰ ممبر	مرقح ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۶
۱۳۰	اگر مخالفین اسلام آپ کی چکنی چٹری باتوں میں اگر بول پڑے تو منہ پر وہی ایک لگے گی جو آپ کے لگتی ہے۔	مرقح ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۷
۱۳۱	مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید برکۃ خود باید زد۔ یہ دوسرا جواب ہے۔	مرقح ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۸
۱۳۲	حکیم صاحب ایسی ہیودہ گوئی اور ابلہ فیسری تو بازاریوں کا کام ہے۔ یا آپ کو تیسری نہیں۔	مرقح ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۹
۱۳۳	جیک الفی بھی دیکھئے آپ کی	

نمبر	شانی ہرزہ درانی	حوالہ
۱۳۳	انکے کو چکا چونہ کر دیا ہے اس لیے آپ کے لیے سوسہ کی سلامی تجویز کرتا ہوں بغور استعمال کیجئے	مرقع اکتوبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۳۳
۱۳۴	اگر ان ہی جیلوں کے سہماں جینا ہے تو حیاتی میں زندگی گنا ہو گی۔	مرقع اکتوبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۳۳
۱۳۵	فاضلہ مانتیت بے حیا باش ہر جیسہ خواہی کن	مرقع اکتوبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۳۴
۱۳۶	ڈیچھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں بہت سب بھقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی	مرقع اکتوبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۳۴
۱۳۷	راس البجائین کی مچھوٹا نہ بڑ	مرقع اکتوبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۳۴
احسن المناظرین سلمہ الی یوم الدین کی نسبت		
۱۳۸	قادیانی کرشن کے چیلے پندت احسن جی امر وہی	الحدیث جلد ۳ نمبر ۲ صفحہ ۵ کالم اول
۱۳۹	انکے ساتھ حسن خلق برتنا سجدی کے قول کا مصداق ہے کہ نگوئی بابرہاں کر دن چٹان ست	کالم دوم

۱۳۳۳ء (۱۹۶۱ء) جس وقت وہ حال میں تھے ان کے ہاں سب سے زیادہ کھلی ہوئی حالت تھی۔ (الحدیث نمبر ۵ صفحہ ۵ کالم دوم) ۱۳۳۳ء (۱۹۶۱ء) جس وقت وہ حال میں تھے ان کے ہاں سب سے زیادہ کھلی ہوئی حالت تھی۔ (الحدیث نمبر ۵ صفحہ ۵ کالم دوم) ۱۳۳۳ء (۱۹۶۱ء) جس وقت وہ حال میں تھے ان کے ہاں سب سے زیادہ کھلی ہوئی حالت تھی۔ (الحدیث نمبر ۵ صفحہ ۵ کالم دوم)

۱۴۱	شانی ہرزہ درانی	۱۴۱
۱۴۲	کہ بہ کردن بجائے نیک دان	۱۴۲
۱۴۳	نیش عقرب نہ از پے کین است	۱۴۳
۱۴۴	بڑے چالاک۔ البے فیرب بہگورے	۱۴۴
۱۴۵	جھوٹے۔	۱۴۵
۱۴۶	کیا سفید نہیں سیاہ ہو سکتا	۱۴۶

مخدوم الملک رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت

۱۴۸	عبدالکریم لنگڑے کا لے مرید	۱۴۸
۱۴۹	امام قادیانی	۱۴۹
۱۵۰	حاشیہ صفحہ	۱۵۰
۱۵۱	اپنے مقرب لنگڑے۔ گنجے	۱۵۱
۱۵۲	کالے۔ مرید کو اچھا کرو	۱۵۲

اخویم ایڈیٹر اخبار اکلم کی نسبت

۱۵۴	احکم کا ابو اکلم اپنے عجز کا ثبوت	۱۵۴
۱۵۵	دیتا ہوا کہتا ہے کہ الہدیت میں	۱۵۵
۱۵۶	مستحق اور استہزاء کے سوا کچھ نہیں	۱۵۶
۱۵۷	ہوتا۔ اس لیے اس کے جوابات	۱۵۷
۱۵۸	نہیں دیتے۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ	۱۵۸
۱۵۹	الہدیت کا مستنہز کسی میرا سی بچہ	۱۵۹
۱۶۰	سہمی نہاد ہے جس کا آبی میٹھا	۱۶۰

نمبر شمار	شانی ہرزہ و رانی	حوالہ
۱۵۵	<p>ہی استہزا ہوتا ہے</p> <p>جوتی کا جواب سینے۔ ایک میٹری</p> <p>کار کا کسی زمیندار نے پرورش</p> <p>کیا تھا جب وہ بالغ ہوا تو منیلا</p> <p>نے بطور آزمائش ایک پرانی جوتی</p> <p>کا ایک پیپر کپڑے میں پیٹ کر کہا</p> <p>جب میری زادے نے روٹی</p> <p>مانگی۔ تو اس نے کہا جا وہ لیس</p> <p>صاحبزادہ پرانی جوتی کے پیر کو</p> <p>دیکھ کر روتا چلاتا آیا۔ پوچھا کہ بیٹا</p> <p>کہوں رو تھو۔ اس نے کہا</p> <p>اس لئے کہ آپ تو دو کھانچکے</p> <p>میرے لئے ایک ہی رکھی غائباً</p> <p>یہ جوتا جو محکم کے ہاتھ میں ہے</p> <p>کی طرح وراثت میں پہنچا ہے۔</p>	<p>انجا</p> <p>الحدیث</p> <p>جلد ۶ نمبر ۱۲</p> <p>صفحہ ۳ -</p> <p>کالم</p> <p>پنلا</p>

اخویم ایڈیٹر اجنار بد کی نسبت -

۱۵۶	بے نور اجنار بد - مرزائی بحہ	الحدیث نمبر ۴ جلد ۵ صفحہ ۹
۱۵۷	جہک مانتا ہے۔ آخری قول گوزنتر	
۱۵۸		
۱۵۹		

نمبر شمار	شعانی ہرزہ درائی	حوالہ
۱۶۰	آپ بدر نہیں۔ بلکہ بدرو	المحدث جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۶ کالم دوم
۱۶۱	بدرو احکم دونوں بہائی یکے دزد باشند دگر پردہ دار	نمبر ۶ صفحہ ۳ کالم اول
۱۶۲	اصل حرامزادہ وہی ہے جو اپنے باپ کے نطفے سے نہ ہو۔ اس لئے وہ غیروں حکیم نور الدین وغیرہ کو باپ لکھتا ہو۔ او ظالم۔ بدر کی بدروی۔	المحدث جلد ۷ نمبر ۲ صفحہ ۲ کالم اول
۱۶۴	کذب مجسم قادیان میں بیٹھے جوتیان	"
۱۶۵	کھار ہے ہیں۔ بہار پڑیں اخبار او	"
۱۶۶	اخبار ولے۔	"
ایڈیٹر ان بدرو احکم کی نسبت		
۱۶۷	بدر بانی سے اپنی اصلیت کا اظہار	المحدث جلد ۵ نمبر ۳۵
۱۶۸	کر رہے ہیں۔	صفحہ ۷
۱۶۹	دشنام گرد و خبیثے بارگ نتوان من گزین	"
اکمل صاحب کی نسبت		
۱۷۰	اکمل بیچہ میں کلل بنے کا کوئی	المحدث جلد ۵ نمبر ۳۵ صفحہ ۹

نمبر شمار	نشان ہرزہ دہلی	حوالہ
	نشان نہیں۔ کامل اور اکمل تو کجا نتیجہ ناقص بلکہ نقص کہا جائے تو بجائے۔	

مہاجرین اراکمان کی نسبت

۱۷۱	دین کے دشمن عقل کے جانشین	المجیدیت جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۳
۱۷۲	ریویو کا ایڈیٹر مرزا علی تقیید میں اندھلے عقل و دانش کو بالائے طلاق رکھتا ہے۔ بے شرم و جیبا	مرقع جلد نمبر ۱ صفحہ ۹ سطر ۸ صفحہ ۱۳
۱۷۳	بے حیائی تیرا آسرا۔ اوطالبو کبتک وہاں اکبر کے سنگری روٹیوں پر گزارہ کرو گے۔ خدا پر تم کو ایمان نہیں۔ تم مرنے والے سے باتیں	اجار المجیدیت جلد ۵ - نمبر ۳۳ صفحہ ۳ و ۴ کالم ۲
۱۷۵	ہندوئیں بڑھ چڑھ کر نہیں ہو چیں جب المجیدیت نے اس کا ناطقہ بند	
۱۷۶	اردیا کہ وہ چیخ اٹھتے تو تم پہلا کس شمار و قطار میں ہو۔	

عام مسدوں کی نسبت

۱۷۷	مرزا یحیٰٰ! ایسی بے حیثیت اور	المجیدیت جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۳ سطر ۱۸
-----	-------------------------------	-------------------------------------

نمبر شمار	شمالی ہرزہ درانی	حوالہ
۱۷۹	بے غیرت زندگی سے تمہارے	
۱۸۰	یہ مر جانا بہت ہے۔	
۱۸۱	احق - دہقانی - بے دین	المجیدیت جلد ۳ نمبر ۹ صفحہ ۸
۱۸۲	بودم بے دال - مردار خور	
۱۸۳		
۱۸۴	نقہ ہے ایسی نبوت پر اور لغت	المجیدیت ۸ فردی سند صفحہ ۵
۱۸۵	ہے۔ ایسی بے جا حمایت پر منحوس	
۱۸۶		
۱۸۷	پارٹی۔	
۱۸۸		
۱۸۹	بھیڑیے بد خلق خود غرض	المجیدیت جلد ۴ نمبر ۲۴
۱۹۰	سفلیہ - دل آزار بد تہذیب	صفحہ ۲ کالم ۲
۱۹۱		
۱۹۲	متکبر کینہ توز	
۱۹۳		
۱۹۴	بڑے کذاب - مبہوت الحواس	ضمیمہ المجیدیت ۲۴ - مئی
۱۹۵	کائنات دجالو - روسیاء	۱۹۰۶
۱۹۶		
۱۹۷	مرزا یون کو کس لقب سے پکارا	اجاز
۱۹۸	جائے۔ کیونکہ ان کے اعمال و	احادیث
۱۹۹	افعال محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم	جلد ۸ نمبر ۶ و ۷
۲۰۰	کے سچے تابعداروں کے خلاف	صفحہ ۱۹
۲۰۱	ہیں۔ انکے اعمال و افعال سے	کالم
۲۰۲	کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا	۱

حوالہ	نمبر شمار	شمالی ہرزہ درالی
		کہ یہ فلاں مذہب سے تعلق رکھتا ہیں۔ بلکہ اس کھادت کے سوا چارہ ہی نہیں۔ کہ کچھ ان دے کچھ دھن دے کچھ لاناں والی تن دے کچھ ایدہر او دہر ویکھ دے کچھ کتے ولے شیخ دے
۱۹۸	۵۰	کرشن پتھرو! الیس یکیم جل دشیدا سرق اکتوبر سنہ ۵۰
راقم ایڈیٹ محمد علی کی نسبت		
۱۹۹	۳	کھیانی بی کھنہ نوچے۔ تازہ مکر نکالا۔ اگر تم اپنے باپ کو سپوت ہو۔ تو اپنے پیر مغان کی عزت بچالو
۲۰۰	۲	دجا جلد قادیانی کی حرکت مذہب جی۔ مرتاکیا نہیں کرتا۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ الہدیت ان کے سبز باغ میں سیر کر سنے کو آجائے۔
قادیان کی نسبت		
۲۰۱	۲	قادیان دانا الزیان بیت الخزلن الہدیت نمبر ۲۹ جلد ۲ صفحہ ۲

شانی ہرزہ درانی	حوالہ
۲۰۲ قادیان دار الزور والہستان	المحدث نمبر ۱۴ جلد ۱ صفحہ ۳
۲۰۳ مقبرہ شادی بہشت ہے	نمبر ۱ جلد ۳ صفحہ ۳
۲۰۴ براہین احمدیہ الہامی تہلیل ہے	نمبر ۱۲ صفحہ ۳
۲۰۵ مرزا صاحب نے مندر الگ	" " "
بنایا۔	" " "

مُعَبَّرُ نَاطِلِینِ ! یہ ہیں وہ ہرزہ بانیاں اور گالیساں جو المحدث کے جہذب اور پاکیزہ فطرت شیریں زبان و خوش بیان ایڈیٹر کی قلم سے سرزد ہوئی ہیں۔ نہایت سرسری نظر سے مضامین ثنائی دیکھ کر ہم نے یہ ثنائی ہرزہ درانی نقل کی ہے۔ ہنوز وہ تمسخرانہ طریق گفتگو نقل کرنا باقی ہے۔ جس پر فخر و ناز سے پری رخ امرتسری دون کی لیا کرتا ہے۔ کہ مرزائی میری یا وہ سرانی سے عاجز ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ مندرجہ بالا سب دشمن اس شخص کی زبان و قلم سے نکلا ہے جس کے کھانے کے دانت تو او میں۔ مگر

دکھانے کے دانت یہ ہیں !

جو امرتسری خناس من الناس اپنی تفسیر آرومین لا یتلو الذین یدعون
من دون اللہ کا شان نزول نقل کرتا ہوا لکھتا ہے کہ
”راقم کہتا ہے یہ ایک پاکیزہ اصول ہے کہ مناظرہ میں فریق ثانی

کے بزرگوں کو انہی لفظوں سے یاد کرنا چاہیے جن لفظوں
ہم اپنے بزرگوں کا نام سننا چاہیں۔ انہوں نے یہ کہ زمانہ حال
میں اس طریق کی گفتگو بہت ہی کم ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ بھی ظاہر ہے
بمقتضیٰ تفسیر ثنائی جلد سوم شان نزول صفحہ ۹۶

اس سے بھی عجیب آپ کو اس اکذب الناس کا ایک اور قول سننا ہوں
کہ ایک دفعہ ہمدرد اسلام اگر وہ کے ایڈیٹر نے اس پر کیس نہ کے بمباحثہ
تجکسنہ پر کچھ اعتراض کیے تھے جنہیں ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ ”آریہ
مناظر کو سرسوتی اور سوامی کا خطاب کیوں دیا؟ اس کے جواب میں ام ترسی
شریر نے ایڈیٹر رسالہ ہمدرد اسلام کو مخاطب کر کے جو تحریر کیا ہے۔ وہ
یہ ہے کہ

”میرے دوست! اگر ہم کسی قوم کے بھادوے کے مطابق ہیں
قوم کی اصطلاحیں اس قوم کے بزرگوں کو یاد نہ کریں گے۔ تو
ہمارے دین کو کہاں تک تقویت مل سکتی ہے۔ آپ ذرا مولوی
رحمت اللہ مرحوم کا بمباحثہ پادری فندردالا ملاحظہ فرمادیں۔ کہ
پادری مذکور کو کیسے ادب و ادب سے لکھتے ہیں کیا اس لئے
کہتے ہیں۔ ہاں یہ گنسبد کی صدہ جیسی کہے ویسی سنئے“

المحدث جلد ۲ نمبر ۱۲، مورخہ ۲۷، جنوری ۱۹۷۷ء صفحہ ۸۸

کیا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے کہ جس شان نے اپنا یہ اصول بیان کیا
ہو۔ کہ ”ذریعہ ثنائی کے بزرگوں کو انہی لفظوں سے یاد کرنا چاہیے جن لفظوں

سے ہم اپنے بزرگوں کا نام سننا چاہیں۔ تاکہ بے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے
 ویسی سننے کے مطابق بدبو لکر بد نہ سننا پڑے۔ وہ بھی کبھی اپنے قول
 کے خلاف دوسری قوم کے بزرگوں کو برا کہہ سکتا ہے؟ مگر یہ سنکر آپ
 حیران ہونگے کہ اوپر والی تمام گالیاں جو احمدی قوم کے بزرگوں اور خصوصاً
 پیشوا و مقتدا کی نسبت نقل ہوئی ہیں۔ وہ اسی بے اصولے اور لافقوں
 کا لاف و فتنہ کے مصداق اڈیٹر المحدث امرتسری جلیث کے منہ سے
 نکلی ہیں۔ یہ ہے اس کی اصلیت اور یہو دیا نہ فطرت کہ ۵
 چوں نجلوت میر و دایں کار دیگر میکنہ

کیون او این حنر جو! کیا حضور مہفور سیدنا و امامنا مسیح موعود
 علیہ السلام احمدی قوم کے پیشوا۔ اور امیر المؤمنین مولانا و مرشدنا حضرت مولوی
 نور الدین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بہارے مقتدا اور انھی المعظم مخدوم الملت ح
 و اخویم فی الدین عالیجناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ محترم و مکرم بزرگان
 سلسلہ نہیں ہیں؟ اور اگر ہیں۔ تو کیا احمدی اپنے ان بزرگوں کو ان ہی
 نفلوں سے یاد کرتے ہیں جن سے تو نے یاد کیا ہے؟ اگر نہیں۔ تو پھر
 گنبد کی صدا لوٹ کر کہنے والے کو ہی سننی نہ پڑے گی نف ہست تری ہنوز
 درانی ہما و حیف ہے اس بے حیائی پر کہ جو کہتا ہے۔ وہ کرتا نہیں۔ اور
 باوجود اس قدر بد مزہ گالیاں دینے کے اور تمام المحدث کا کورس ختم کر چکنے
 کے الٹی شکایت کرتا ہے۔ کہ احمدی میں گالیاں بڑے مزے کی دی جاتی
 ہیں۔ او ہر حواس! اول تو بد مزہ گالیوں کے جواب میں اگر بد مزہ ہی

گالیاں دجائیں۔ تو یہی کوئی شکایت کا موقع نہ تھا۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ گبنہ کی صدا جیسی کہے ویسی سننے والی حدیث صفحہ ۸ پچھری مزید ارگالیاں۔ سننے سے بھی تیسرے میں درد ہوتا اور دل پر مسہرہ پہنچتا ہے۔ اور بد فطرتی سے شکایت نامہ بھی گالیاں دیتے چلا جاتا اور مرد و کشتہ ابو الوفا سے بھی سلواتیں سنو آتا ہے۔ مگر یاد رکھ کہ حضرت حجتہ اللہ کی پیشگوئی ”احمدی“ کے ہاتھوں انشاء اللہ پوری ہوتی ہے بھگنا جو یہ ہے کہ

یہ گسان مت کر کہ تیری بد زبانی ہے محاف

قرض ہے واپس ملیگا تجھ کو یہ سارا اودھار

بہت سے کہ پھیلی بیانی ہو جانے دے اور مزید زیر بار ہلکونہ کر جب پھلا حساب صاف ہو چکے۔ اس وقت جدید کھاتہ ڈال لینا سہولیت کے لئے ہم یہ کہتے ہیں۔ در نہ جہا تک ممکن ہے۔ اگلا پھلا سارا ہی حساب چکا دینگے خاطر جمع رکھو۔ جدید رقم جو اسم مارچ ۱۹۷۷ء کے الحدیث میں تو نے اور خلیفہ کے مارے ہوئے کشتہ نے ہمارے سر پر ٹھائی ہے۔ اس کو ہم نمادیتے ہیں۔ آئندہ جب تک پھلا قرضہ ادا نہ کر لیں بی ضرورت جدید رقم کا فکر نہ کریں گے۔ ہاں بشرط گنجائش مناسب ہوا۔ تو اس میں بھی کوئی قسط ادا کرتے رہیں گے۔ ناظر

او بے وفا جنہم سے صورت چھپانا۔ اور بزرگوں کے منہ آنا۔
شرط مروت نہیں جواب سے جی چرانا۔ اور جیلے حوالے بنا کر گالیاں

سننا ناشرافت نہیں ۵

ابھی سے تاراہوں کا ابھی سے شورنا لوں کا

تماشا دیکھتے جاؤ۔ ذرا تم اس کی چالوں کا۔

یہ مانا تم بڑے ہی مولوی ہو۔ اور پنڈت بھی

جو اب آساں نہیں پنڈت مگر میرے سوالوں کا

کسی کشتہ کی نظموں پر یہ راترانا نہیں اچھا

تمہیں سوچو بگڑا کیا ہے ایسا بکنے والوں کا

مصیبت جس قدر آئی تمہاری جان پر آئی

نہ بگڑا کہنے والوں کا نہ بگڑا سننے والوں کا

اب ہم ایک دو گواہ تمہاری کذب بیانی پر پیش کر کے پھر بتائیں گے

کہہنے کیوں دشمن دین کی سرکوبی کا یہ طریق اختیار کیا۔ سنو! تمہارا استاد

مولوی احمد اللہ امرتسری تمہارے کاذب ہونے پر بذریعہ خط اسمیٰ ٹالوی

گو ابی دیتا ہے۔ جبکہ روحانی باپ بٹالوی نے اشاعت السنۃ جلد ۲۱

میں نقل کیا ہے۔ مولوی احمد اللہ نے بٹالوی سے شکایت کی ہے کہ

”آپ نے (محمد حنین نے) ایسے شخص (شاء اللہ) کے قول

پر مجھ سے سماع یقین کر لیا جبکہ کذب بارہا معلوم ہو چکا

ہے۔“ بلفقہ اشاعت السنۃ جلد ۲۱ صفحہ ۵۵۔ توجیہ الکلام صفحہ ۴۷

یہ تو سرے کذاب ہونے پر تیسرے بزرگوں اور ہم مذہبوں کی گواہی ہے اپنے

دیگر مہربانوں کی شہادت اپنی مصدقہ سن لے۔ جہوں تجھ معصوم کو

نامہ کے ساتھ
میں شہادۃت
میں شہادۃت
مولوی کی ہیں
اور پنڈت بھی
بھلائی

گنہگار قرار دیا۔ تو بیچارے ناکر وہ گناہ نے دوسروں کے گناہ گنوا کر
اپنی صفائی پیش کی۔ پڑھ اپنا اعمال نامہ ہائیں ہاتھ میں لیکر جہاں اقرار
کیا ہے کہ

”میرے مہربان مدت سے یہ کہتے ہیں۔ اور بڑے شد و
سے مجھے بدنام کرتے ہیں۔ کہ میں نے امرِ سر کے اتفاق میں
نفاق ڈالا، الحدیث اور حقیقوں میں میں ہی نے فساد ڈالا۔

پھر الحدیث میں بھی پھوٹ میں ہی نے ڈالی (”میں ہی نے“
کیا فاضلانہ اردو ہے۔ اجماعی) اہل الحدیث جلد ۵ صفحہ ۲۸۲ کا لڑ
بول! سمجھ گیا یا نہیں کہ تیرے مفتن اور مفسد و کذاب ہونے کے
تیرے ہی ہم مذہب شاہد ہیں۔ اب اگر یہ شہادت ان کی سچی ہے تو
تو جھوٹا۔ اور اگر یہ گواہی جھوٹی ہے۔ تو وہ جھوٹے۔ بہر حال بدقسمتی سے
ہر دو فریق ہیں تو غیر مقلد ہی۔ اب ہوش کر کے سن کہ ”احمدی“ تیری
تعزیر و سزا کی یہ راہ جو کہ سبقت سخت ہے کیوں اختیار کی؟
اول۔ اس لیے کہ تغیر ثنائی جلد چہارم صفحہ ۶۳ میں تو نے لکھا
ہے کہ

سکھائی باہاں گردن چلائے است کہ جب گردن بجائے نیکردان
یعنی جن شریعوں کی شرارت اور کینہ پن یہاں تک بڑھ رہا ہو
کہ وہ مخالف کی نیکی پا کر بے تحاشا گالیاں دیتے چلے جاویں اور
جنگی کوئی قس یہاں تعزیر و سزا کے نہ ہو۔ احمدی الٹی اور شرارت

کمر بستہ ہوں۔ دوسرے طریق کو عمل میں لانا مناسب ہے
جو آدمی جس قابل ہو۔ اس سے ویسا ہی طریق بہ تاجک
بلفظہ

تیرے مقابلہ میں ہم نے جس قابل تجھ کو پایا۔ ویسا ہی طریق حسبِ نشا
سامی برتا۔ پھر شکایت کیوں؟ الحدیث کا کوئی بھی پرچہ اٹھا کر اور موقع کا
کوئی ہی ورق الٹ کر دیکھئے۔ تو یہ ہی معلوم ہوگا۔ کہ گویا اخبار بھی اور موقع
خاص سلسلہ احمدیہ کی توہین اور تذلیل کے بیٹے جاری ہو رہے۔ کہیں
امام المتقین خلیفۃ اللہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
ذات والا صفات پر یہودیانہ جاہلانہ متعذرانہ حملہ ہے کہیں امیر المومنین
خلیفۃ المسیح والہدی ایدہ اللہ نہ ضرور کے علم پر تکتہ چینی ہے۔ اور ایک عالم
باعل حکیم عقیل کو اس الجائین و خطبی کہہ کر اپنی فطرت کا اظہار کیا جاتا ہے
کہیں بزرگان سلسلہ کو حقارت آمیز الفاظ سے بودم بے دال۔ اور تیسرے
اور احمق مردار خوار بیدین وغیرہ کہا جاتا ہے کہیں یہ عنوان ہے۔ "مرزا دم
دہا کے بہاگ گیا۔ اور ایک ہی چوٹ کھا کے بہاگ گیا" کہیں یہ سرخی ہے
"قادیانی کذب بیانی"۔ اسی ضمن میں بہت سی پراز سب و تم نکلیں بھی نکلیں۔
جنکے ایک دو شعر بطور نمونہ یہ ہیں۔

جہنی بنتا ہے کج اس کی ہے پالیسی
ہے وہ کذاب شر یا کوئی دیوانہ جی
سندھی احمد ہو اکھلا کر منہ سلام احمد
مرد معن ہو اپنی زبانی بے حد
بدی ہو کج انیت حق کا یہ منہ سلام
اپنی تصویر کے ہی اس نے کمرے کے منہ

قادیانی ہے عجب کج واعی و اصم
اگ کی قنچی سے ہوتی زبان پر قلم
رتع بابت جون ۱۹ صفحہ ۱۵ و ۱۶

کہیں لکھا۔ کہ مرزا کو اسلام کیا خدا پر ہی ایمان نہیں۔ کہیں یہ لکھا۔ کہ مرزا بڑا
کذاب۔ بڑا دجال۔ بڑا جھوٹا۔ بڑا بے حیا۔ بڑا غدار۔ بڑا مکار۔ بڑا فریبی۔ بڑا
ابلعزب۔ بڑا مفتری علی اللہ غرض سب اوصاف قبیحہ میں بڑا ہے۔“ موقع
اپریل ۱۹ صفحہ ۱۶۔ غرض شیطان امرتسری کی ہرزہ درائی اور یادہ سرائی
مختصر طور پر ہم نے گزشتہ اوراق میں ہی نقل کر دی ہے۔ لہذا ہم اس
بد مال ثانی دہر میاں سے پوچھتے ہیں کہ ہم بحیثیت ایک احمدی ہونے کے
کہا تک تیرا جواب دینے پر مجبور ہیں۔ یہ تمام تقریر بہ تغیر چند الفاظ تمہاری ہی
زبان کی ہے۔ دیکھو اپنا اجنا مورخہ ۱۵ مئی ۱۹ جلد چہم صفحہ ۴۴ میں مجبوراً
ہم نے بھی تمہاری سرکوبی کا وہ راہ اختیار کیا جس کی اجازت آپ کی طرف
سے ہمیں حاصل ہو چکی ہے۔ اور یہ اجازت نامہ بمقابلہ سنان دھرمی مسلمان
کے آپ نے شائع کر دیا ہے۔ جسکو یاد دہانی نظر ثانی کے لیے پیش حضور
کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ خطوط وحدانی کی عبارت ہماری ہے۔ آپ نے
اہل نقیض سنان دھرمی مسلمان کے مقابلہ میں جس معذوری کو پیش
کیا ہے۔ اسی معذوری کو بحیثیت قبول کر کے ہم آریہ مسلمان کے مقابلہ میں عرض
کرتے ہیں۔ اور ثنائی الفاظ میں کہتے ہیں۔ سینے! آپ کا ارشاد

۱۵ امرتسری خناس نے حنفی علماء کو سنان دھرمی مسلمان کا خطاب دیکھوا المحدث جلد ۳
نمبر ۱۵ صفحہ ۲۔ لہذا ان کے مقابلہ میں خود بدولت آریہ مسلمان تو ضروری ہوئے۔ کیونکہ حنفی
سنان دھرمی رہے۔ تو غیر ملکہ لاہور آریہ ہیں احمدی

جس پر ہمارا ہی صا د ہے کہ

”جس اجزاء کی طرف سے ہم پر بحیثیت ذات اور بحیثیت قوم اور بحیثیت مذہب اور بحیثیت بزرگان مذہب کے ایسے ہی سخت حملے ہوں۔ مگر ہم اس کے مقابلے پر ایسے خاموش رہیں کہ اپنی صفائی کرنے کے بھی مجاز نہ ہوں۔ تو کیا اس عتو میں ہم قرآن شریف کی امت ہونگے جس نے جہنم و سبیۃ سیۃ مثلھا کو جائز رکھا۔ یا انجیل کے پیرو ہونگے جس نے رطب اللسان ہونے کو حکم دیا ہے۔ کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرو مہتدٰی ایگال پر طمانچہ مارے تو دوسرا اس کی طرف پھیر دو۔ باوجود ان مظالم شدیدہ کے ہم نے جو کچھ لکھا ہے۔ اکثر اپنی صفائی اور مدافعت میں لکھا ہے۔ ہم نے کبھی امام (بخاری) صاحب یا (ائمہ محدثین رضولن اللہ علیہم اجمعین۔ احمدی) پر حملہ نہیں کیا ہماری زبان جل جائے اور قلم ٹوٹ جائے اس سے پہلے کہ ہم (سلف صالحین و ائمہ مجتہدین پر احمدی) کبھی حملہ کریں ہاں ہمارے مخالف (بلکہ خدا اور رسول کے دشمن) الحدیث کے اوڑھ خبیث۔ احمدی نے جو جو کرشمے دکھائے ہیں۔ وہ (کسی قدر پیچھے نقل ہو چکے ہیں جو۔ احمدی) انکے اور ہمارے ناظرین سے مخفی نہیں ہیں ان واقعات کو ملحوظ رکھ کر ہمارے (بے حیا ابو الوفا) ربیعہ اور ہر غلام امتی مشریر۔ احمدی خود ہی غور کریں۔ کہ وہ ہم سے

رہزے اتی اپنے پرانے ترے کے۔ (احمدی) کیا کرنا چاہتے ہیں
جو ہم سے نہیں کیا۔ اور کیا ترک کرنا چاہتے ہیں جو ہم نے
(پلور سودا دا۔ احمدی) کیا ہے میرے دل کو دیکھ کر میری وفا
کو دیکھ کر بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر۔

لفظہ الحمدیث سورۃ ۱۵ شری سنہ صفحہ ۶ کالم اول

یہ مجھے بے وفا صاحب! جبکہ ہم نے جہلاء سنیۃ سنیۃ کے مطابق
ہی آپ کے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ تو پھر شکایت کیوں؟ یہ ہے۔ دوسری
وجہ احمدی نے آپ کے لئے وہی راہ پسند کی جو مسلمہ آنجناب و مرغوب
حالت مآب تھی۔ دہائیو! یاد رکھو کہ

مجھ ساشاق جہان میں نہ کہیں پاؤں گے
گرچہ ڈھونڈو گے پری سخ کو بھی ہمراہ لیکر
پنہ ستری وجہ امر ستری کی تینھ کے لیتے موجودہ طرز اختیار کرنے کی یہ ہے
جس کو الحمدیث نے بالفاظ ذیل بیان کیا ہے کہ۔

”قرآن شریف جو باقی فطرت کی کتاب ہے۔ تعلیم دیتی ہے
غمن اعتدائے علیکم فاعتدوا اعلیہ بمثلہ الاعتدائے
علیکم و اتقوا اللہ یعنی جو کوئی تم پر زیادتی کرے۔ تم بھی اس سے
استعداد رکھو۔ اور زیادتی کرنے میں اللہ سے ڈرو۔“

لفظہ الحمدیث سورۃ ۲۴۔ نمبر ۱۹ صفحہ ۶ کالم اول

پس اس اشارت و اندی کے مطابق جو مسلمہ بے وفایا وہ سراسر امر ستری

ہرزہ دراکا ہے۔ ہم نے ایسے حربوں کا استعمال کیا جو بٹل یا اعتدے کے میں پھر شکایت کیوں کرتا ہے؟

ایک ہی چوٹ میں بے خود ہوا غش بڑا
تو نے اوجہل مرکب ابھی دیکھا کیا ہے

اگر کوئی اعتراض کرے کہ کیا گالی کا جواب گالی سے دیکر دونوں جانب مساوات نہ ہو گئی۔ تو ہم عرض کریں گے کہ ہم نے اول تو اپنی طرف سے کوئی گالی نہیں دی۔ اور فرضاً اگر گالی یہی ہو۔ تو

بموجب حکم حدیث شریف المستبان ما قال الفاعل الباعث

ما لم یعتقد المظلوم یعنی گالیاں اور بدزبانیاں کرنے والوں کا سزا

گناہ ابتداء کرنے والے پر ہے جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھ جائے

فریقین کی سخت کلامی کا سارا گناہ (امر تسری بد زبان گندہ دہا

اور اس کے نامہ نگاروں پر احمدی حصہ رسد سی پھونکا۔ میں نہیں

کہتا خود سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا ارشاد ہدایت بتیاد ہے مَن شَاءَ فَلْيُؤْمَرْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفَرْ

بلقلمہ الکلام المبین منہ امر تسری بلعین ص ۱۲

پس یہ بے قصور ہیں۔ سب الا بلا بگردن ملا۔ اگر کسی کے دل میں یہ

خیال پیدا ہو کہ یہ بے کی ریس کر کے برائی کرنا درست نہیں۔ تو ہمارا

جواب وہی ہو گا جو وہر سہل کے مقابلہ میں اپنی بدزبان کا امر تسری نے

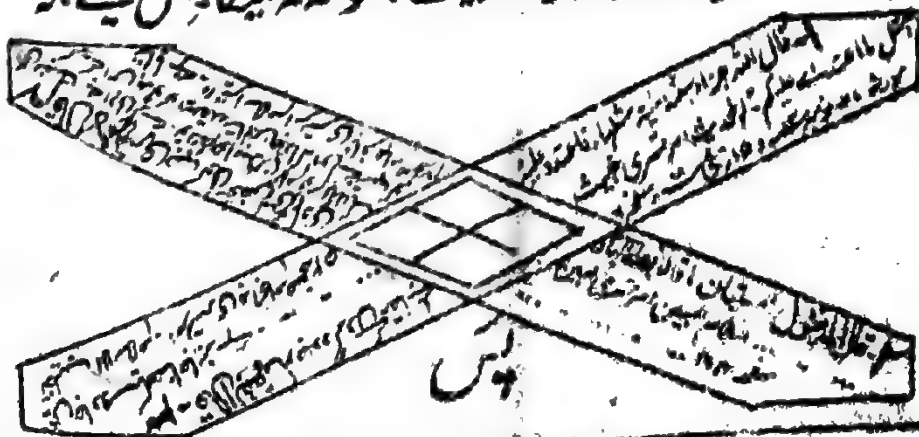
اتخایب الاسلام علیہ وہم میں دیا ہے کہ

”ہمارے علمائے کرام اور مہذب ناظرین ایسے طریق تحریر اختیار کرنے میں ہمیں مجبور سمجھیں کتب فقہ میں مسئلہ ملتا ہے کہ جادو گروں کے مقابلے جادو سیکھنا جائز ہے چونکہ (اللہ) خصوصاً (امرتی نبیٹ) ہمارے مخاطب (شیل) وہ مہمپال نے آجکل کے مناظرات میں ایک قسم کی خاص جدت پیدا کر رکھی ہے۔ وہ جدت صرف تمسخرانہ (بزرابی کی) تحسیر پر ہے۔ چنانچہ (احمدی کے) اسی نمبر میں جو اس نے (تلاف شرافت و تہذیب و انسانیت گایان دی ہین۔ مختصر نقل ہو چکی ہین۔ کہ) کس کس پیرایہ میں (ہمارے) امام و بزرگان قوم دعوما احمدیوں کی) تو ہین کج گئی ہے اس لئے جو کچھ لکھا گیا۔ ان کی یہودہ گوئی اور زبان درازی سے تنگ آکر کیا گیا۔ آہ ۷

دل ہی تو ہے نہ سنگ خشت درو سے بھر نہ آئی کیون
درویننگے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیون

بلفظہ خلیب الاسلام جلد دوم حاشیہ صفحہ ۲۵ مطبوعہ

غائب اب روسیاء ابوالوفاء کو شکایت کا موقع نہ ملیگا۔ اس لئے کہ



منقولہ بالا چار طریقوں سے جبکہ ہم کو بدلہ لینے کا حق حاصل ہو گیا۔ تو پھر شکایت کیسی اور گلہ کیوں؟ اب ٹھنڈے دل سے ہم کو اپنا حق لینے
ہم مجبور ہیں۔ کیونکہ

شوخی جو حد سے بڑھ گئی اس نابھار کی چاروں طرف سے آئی صدا مارا کی
ہرسوں سے بدزبانی جو کرتا تھا بیچیا ہمنے بھی اس سے ٹہانی ایک باز کی
تیار ہو کے نکلا جو میدانیں احمدی لگتے ہی اک دکھائی چک ذوالفقار کی
چھائی عدو کے چہرے پہ فی الفور مرنی دکھلا کے پیچھے راہ لی اس نے فرار کی
ضارب نے ایک ضرب لگائی جو تان کر مضرب بو الوفا نے نہ اس کی سہاکی
کھاتے ہی لیکتے بہر ہو گیا شیر ہو کر لہو بہان جو بھاگا دبا کے کان
سمجھا تھا احمدی نے اسے شیر کا شکار اس واسطے تلاش بھی صیاد و ا کی
دیکھا جو پاس ببا کے تو معلوم یہ ہوا دھڑ ہے حاشکل مگر سوسمار کی
تھا کشتہ جفا جو وہ اس کا حمایتی جس نے کہ اپنی جان ہی پر نشا کی
صورت حمیر سے وہ ڈالنے لگا ہیں اہمت تو دیکھتے ذرا اس تیس ملکی
کیا خوب دیکھو چوڑی ٹلی یہ بو الوفا اک سوسمار دوسرے جنگل حسا کی
کشتہ سے کوئی زندہ نہیں مانگتا حرکت یہ کیسی تو نے طاقت شعل کی
جاہل تجھے ہی بچتے میں پنجا بک ہے شیر گیدڑ کی شیر بھکے ہے مٹی خوار کی
پہلی ہی چوٹ میں تر اپنا گیلے سر آگے تو لے والی ہے نوبت بجا کی
ضرب المثل مٹی نہ تھی تو نے سنا کی سوچ اسکی ہوتی ہے تو اک لہا کی

کیوں احمدی کی ضربے یوں ہو جیوس
 اس ہائے دوائے سے تیری بس تیری
 سن لے امرید قاتل فزیر کا ہوں میں
 میں جانتا ہوں سب تری رو بہ زیا
 بول اب کہا نگین تری لن ترانیاں
 تیرے دماغ میں جو ہوا تھی بھری ہوئی
 اک بات پوچھتا ہوں مہاشہ جی آپ سے
 کیا احمدی نے دی ہیں بہت گالیاں تمہیں
 وہ گالیاں ہیں یا کہ بین بین کی گولیاں
 اب تم ہی سوچو ذرا انصاف سے کہو
 ہم بنے تو آپ کی وہ سبھی بد مزہ سنیں
 ہے یہ معاملہ کی صفائی جناب میں
 مقروض آپ کے تھے جو مدت ہی احمدی
 تنگ آکے احمدی نے تقاضے سے پرہیز
 لیکر قلم دوا بت جمع کر کے سب قسم
 اوپر لکھا ہوا ہے۔ وہ قرضہ سب آپ کا
 ساتھ اس کے اب ملائیے واپس دے تم
 اپنی طرف سے ہم نے بھی کچھ نہیں دیا
 یہ بات کان کھول کے سن لے او بے وفا

دبار نور دین میں بسا کر پکار کی
 صیتا د جان چھٹاڑ مسلہ ڈنکار کی
 عادت ہے اسلئے مجھ بد کے شکا کی
 چالیں سمجھتا خوب ہوں مردار خوار کی
 بزدل جو اسطرح سے ہتھیار و پکار کی
 حاجت تھی اسکے واسطے کفر کد اکی
 جس کی شکایت آپ نے ہی بابا بد کی
 کھا کر قسم بتائیے پروردگار کی ؟
 جو ہے غذا تمہارا رے دل بیقراری
 جو گالیاں بھٹیں بد مزہ والا تبسکی
 اب بامزہ کے سننے میں کیوں تمنیگی
 اور ہے وفایہ آپ کے خد شگزار کی
 جس کی تھی مانگ اپنے دس بین باکی
 صورت نکالی قرضہ دولت مدار کی
 تفصیل اسکی پہلے ہے تاریخ وار کی
 میزان دیکھ لیجئے اس کے شما کی
 باقی نکال دیجئے پھر قرضہ اکی
 یہ ہے ادائیگی اسی پچھلے او دھا کی
 گرا احمدی سے تو نے کبھی تین چاکی

مذہبی کھینچ لیگا وہ نیری زبان کو ہرزہ درانی پھیلا کر اوہ شعار کی
 قاتلہم نے کس طرح ہے پچھاڑا غیبت کو
 دیکھی یہ جنگ احمدی ہو نہاں کی

پشانی بے حیائی

امر شری کذاب بات بات میں کذب بیانی کرتا ہے۔ اور اپنے ہم جنسوں کی
 آنکھوں میں دھول ڈالتا ہے۔ اور پھر اس یادہ گوئی پر اترتا اور غیبتیں بجاتا
 ہے جیسا کہ اسی مضمون میں کمال بے شرمی سے اپنے عجز و فرار پر پردہ ڈالتا
 ہوا ایسا سفید جھوٹ لکھتا ہے جس کو ایک معمولی عقل کا انسان بھی سنکر
 متحیر ہو جاتے۔ اور وہ یہ ہے کہ

”رسالہ احمدی کے تین مہر شائع ہو چکے ہیں۔ پہلے نمبر میں اس نے
 مخالفین مرزا کو یہودی بنایا ہے۔ اور جب قدر آیات و احادیث یہودی
 کے متعلق ہیں۔ وہ سب مخالفین مرزا مسلمانوں کے حق میں لکھی
 ہیں۔“

ملاحظہ فرمائیے! احمدی کا نمبر تو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا۔ اس میں کوئی آیت
 یا حدیث ایسی ہے جو یہودیوں کے حق میں ہو۔ مگر شیل یہود کے حق میں ہو
 نمبر اول میں بصورت تفسیر پشانی جلد سوم سے ایک آیت نقل کی گئی ہے

جس میں قانون الہی کا بیان ہے کہ شریر انسان اور جنات انبیاء کے دشمن بنائے جاتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں کذا اللہ فرما کر نظام کر دیا ہے کہ خدا کا قانون ہمیشہ انبیاء کے لئے اس طرح ہے اس آیت کو یہودیوں کے ساتھ مخصوص کرنا ثنائی مفسر کا ہی کام ہے۔ نہ کسی الہی مفسر کا۔ کیونکہ قرآن مجید کے مضامین کسی خاص انسان سے مخصوص نہیں۔ بلکہ عام ہیں کسی قوم کی برائی اگر قرآن شریف میں مذکور ہے۔ تو وہ اس قوم پر مستقیم نہیں۔ بلکہ جو بھی ان برائیوں کا مرتکب ہو جائے اس کا مورد بنے گا۔ اس پر اگر ثنائی تصدیق چاہو۔ تو وہ بھی موجود ہے۔ امرتسری اپنے اہلحدیث مورخ ۱۹ جنوری ۱۹۷۱ء میں بجواب عبداللہ بہاری حنفی کے لکھتا ہے کہ۔

”جن لوگوں نے مسلمانوں کو مساجد سے نکالا تھا۔ انہی نسبت کہا گیا تھا کہ اخراجوہم من حیث اخراجوہم مگر مجھے خطرہ ہے کہ آپ کہیں گے یہ آیات تو مخالفین اسلام کے حق میں ہیں لیکن آپ کو واضح ہے کہ خدا کی کتاب میں جب کسی قوم یا شخص کی برائی مذکور ہوتی ہے تو اصل برائی ان کے فعل کی ہوتی ہے۔ جو فاعل تک متعنی ہو کر اس کو بھی آلودہ کرتی ہے۔ پس جو فعل مشرکوں کے ضمن میں قابلِ عوض و لائقِ مقابلہ ہے۔ مسلمانوں میں ہی ہے۔“

بلفظ صفحہ ۷ کا لم اول

باوجود اس اقرار کے امرتسری دروہلو کا خلاف حق یہ دعویٰ کرنا کہ احمدی نمبر اول میں ان آیات کا جو یہودیوں کے حق میں ہیں۔ مسلمانوں کو مصدق

بتایا گیا ہے رہے سرے کی بجائی اور کج ادائی نہیں تو اور کیا ہے؟
 تفسیر کے اس قرآن والی پر یہ تیسرا جھوٹ ہے۔ جو اس مضمون میں کل دوا
 نے بولا اور چونکہ جھوٹ یہ لکھا کہ احادیث مندرجہ رسالہ نمبر اول کو
 یہودیوں کے حق میں بتایا۔ احمدی نمبر اول کے صفحہ ۸ و ۹ پر دو حدیثیں
 درج کی گئی ہیں۔ جو بالضرحت مسلمانوں کے حق میں ہیں۔ امرتسری کا
 ان احادیث کو یہود کے حقیقین جاننا سپاہ جھوٹ اور اس کے احادیث
 سے خلیج ہونے کی دلیل ہے جیسا کہ اس حدیث خوانی پر اگر امرتسری
 انجمن کافین کا سرکاری نہیں۔ تو تمام رسالہ نمبر اول میں سے ایک آیت
 یا ایک حدیث تو بتا دے جو یہود کے حقیقین ہے۔ مگر احمدی نے اس کا مصدق
 مسلمانوں کو بتایا ہو۔ ایسا دکھانے پر ہم اس کو اس دعوے میں
 سچا مان کر مبلغ پچاس روپیہ انعام بھی دیں گے۔ ورنہ لعنۃ اللہ
 علی الکاذبین۔ میں اس کے کذب کا انعام موجود ہے جو پسند ہو۔ وہ
 ملے۔

بات دراصل یہ ہے کہ احمدی نمبر اول میں جن براہین قاطعہ
 سے امرتسری اور اس کے ہمجنسوں کا مثیل یہود ہونا ثابت کیا گیا ہے۔
 وہ ایسی ہیں۔ کہ امرتسری بچارہ تو کیا اگر اصیل بھی جنکا یہ مثیل ہے۔ اس کی
 مدد پر جمع ہو جائیں تو اپنی صفائی پیش کر کے اس فرد جرم سے بری نہیں
 ہو سکتے۔ پس ان دلائل کی تردید سے عاجز اگر جھوٹ پر جھوٹ بولتا
 اور اپنی رسوائی کا خود موجب بنتا ہے۔ کیا یہ علمی بحث نہ تھی۔ کیا احادیث

مندرجہ رسالہ ہذا اصنع الکتاب د دیگر صحاح سے نہیں ہیں کیا اس کے
مخاطب یہودی ہیں یا مسلمان؟ اگر شرم دھیا کا تجربہ میں ذرہ ہے۔ تو او
امتری گذاب۔ احمدی کے عشرہ سوالات مندرجہ رسالہ اول کا جواب
دے۔ ورنہ منہ نہ دکھا۔ الحمد للہ کہ ناصحانہ نظم کا پہلا ہی شعر کیسا سچا ثابت
ہوا۔ ۱۔ ثناء اللہ اگر تجربہ میں ہے کچھ شرم دھیا باقی۔ تو بول اٹھ
اب تری دولت میں یہ کیا رہ گیا باقی۔ دیکھا کس قدر ذلت ثابت ہوئی۔
جواب سے عجز۔ مقابلہ سے گریز گشتی امداد اصل بحث سے منہ رار
جھوٹ پر مدار اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی۔ مگر بے شرم کو
اس کی کیا پرواہ ۵

یہاں کرتا ہے بے وفا کیا نہیں ہے تجھ جی کا ذرہ
خدا نے چاہا تو تیرا پرہ بھی اب نہیں یہ ڈھنگ رہیگا
آپ کی مناظرانہ قابلیت یہ ہے۔ کہ اس باختہ ہو کر لکھ دیا
”پہلے اپنے مسیح موعود کی حقیقت ثابت کر لیتا۔ پھر اس کے
مخالفتوں کی نسبت جو چاہتا تھا۔ لیکن ایسا کرنا خدا کا دے
دار“

بلفظہ کامل دوم

اس عقل کے دشمن کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ تمام رسالہ میں جبکہ اس کا شیل
یہود ہونا ثابت کر دیا جسکی تردید ناممکن ہے تو حضرت مسیح موعود کا دعوے تو
لابیب سچا ثابت ہو چکا۔ ورنہ جہتک یہ عشرہ سوالات احمدی کا معقول مدلل
جواب دیکھ لیتے ہیں مماثلت یہود سے بری نہ دکھلائے یہ کہنا ہی حاجت

ہے۔ کہ مرزا صاحب کی حقیقت ثابت نہیں۔ مگر مائت یہود کے جسم سے بری ہونا۔ تو ذرا کار سے دار و اودا دان! دھوان دیکھ کر آگ کا یقین اور علم حاصل ہو جایا کرتا ہے۔ یا نہیں؟ او بے خبر دھوپ سے آفتاب معلوم ہو جاتا ہے۔ یا نہیں اسے طرح ممہارا دجو و جوشیل یہود ہے جب دیکھ لیا۔ تو شیل مسیح پر علم یقین کا درجہ حاصل ہو گیا۔ اسی علم پر علم تعزت و عناد بلند کیا کرتا ہے۔ ۵

بیخبر شوخی۔ شرارت۔ بھائی کذب مکاری
تجھے کچھ اور بھی ادا کاذب و مکار آتا ہے
آگے چل کر کسی اپنے کشتہ جفا کی ادا دیکر ہماری ناصحانہ نظم کے جواب میں
اور مطابق واقعات نظم کے جواب میں ایک ناپاک بے نیکی و مستغنی نظم لکھی
ہے۔ جسکے خدا شعاریہ ہیں۔

بتاؤ شیخ چلی کے مرید و اب ہے کیا باقی
نہ سارنگی ہی باقی ہے نہ اب ہے میرزا باقی
اگر ایسے ہی سرسل عشق باز اور مفتری ہوتے
بیخبر اتحاد و دھرت کے پھر تو کچھ نہ تھا باقی
گھٹا حسرت کی اس کی قبر پر ہر دم برستی ہے
نہیں زبیر کچھ بھی غفوت کے سوا باقی
وہ مرزا میرزا کا گتے گتے آہ غربت میں
وہ میرزا کا نقشہ تھا۔ کہ پہروں تک رہا باقی

کوئی پوچھے یہ نور الدین سے اتنا کہ ایحضرت
یہی امانداری ہے؟ یہی ہے اُفتاباتی
جواب آہانہ الہامات مرزا۔ اور مرقع کا
ہوا ثابت کہ حضرت میں نہیں ابنا طعہ باقی
پڑا ظلمت کہ وہ میں خود ہے نور الدین سچا
نہ حاصل چشم بینا ہے۔ نہ دل میں ہر ضیاء باقی
دلائی میں ہزاروں گالیاں دلی کے پھکڑے
ہے تائیادگار ایک فعل نور الدین کا باقی
المجربیت صفحہ ۲ کالم اول

کشتہ امرتسری کی بے باقی تو میرے مکرم محترم بہائی مولوی سید
صادق حسین صاحب اٹاوی نے ایسی کر دی ہے کہ ایک دھڑی بھی
اس کی ہماری طرف نہیں رہی امرتسری اور کشتہ جفا مندرجہ ذیل بیبا
کو اپنی باقی کے ساتھ ملا کر دیکھ لے کہ اس کا کیا باقی رہا ہے؟

کشتہ امرتسری کی بے باقی

سنوے شیخ ہندی کے مرید واتباء کی باقی
سنوے منکروہ ہے احمدیوں کا خدا باقی
سجھہ جاؤ اگر تم میں ہے کچھ فہم و دکا باقی
دہنیں احمدیوں کے ہے خبیثہ مصطفیٰ باقی
ملے دیں ہے اب تک وہی نور خدا باقی
ملے دیں ہے اب تک وہی نور خدا باقی

وصل میرزا سے کاروبار حلقا کیا بگڑا
یہ بدروا حکم تشیخذاذمان تور اور یو
نظر آتا ہے حق کا راز الحق کی تجلی سے
ہوا تائید حق سے احمدیہ مدرسہ قائم
نیا اک بورڈنگ لب بن رہا ہے جسکو بگڑ
بنی نو مسلمون کی سچی سے جو سادہ گت
نیا ہمان خانہ بنگیا لنگر بھی قائم ہے
دہی سب کا خانہ ہے ترقی پر زمانہ
پارے سلسلہ کو روز افزوں اب ترقی ہو
دہی تعلیم مہدی ہو رہی ہے ہادی عالم
دہی تفسیر قرآن جو کہ اک بحر معارف ہے
ابھی ہم میں ہے احسن ساجد متقی فضل
ببارک سا ہے فاضل آج ہی ہم احمدیوں
کال الدین میں خوش بیان سحر البیان
وفات میرزا سے کیا ہوا ان کا مشن سُر
بہمن میں وارث علم نبی ہم میں ہی اہم ہیں
ملک ہے مغز قرآن ہلکے تھے لڑیاں پائیں
جری اللہ کی تکذیب پر تم ہو کمر بستہ
پڑ ہو قرآن کو دیکھو۔ کذب جتنے گزرتے

خدا کے فضل سے ہی جانشین میرزا باقی
ضیا بخش جہان میں حشر تک جلی فی باقی
ابھی قاسم ہے خالد ساجری شیر خدا باقی
وہ پہلا مدرسہ بھی ہے بفضل کبریا باقی
تپھر اے منکر و خود جان لو گے کیسے کیا باقی
رہیں گی کوششیں اس کی زمانہ میں سدا باقی
تمہیں بھی علم ہے کہتے ہو لیکن ایسے کیا باقی
غرض نبیوں کے مرنے پر جو رہتا ہو باقی
مٹا سا رہتا ہوا وصلہ یکساں گیا باقی
ہدایت کے لیے جو در کھلا تھا اھلا باقی
ابھی جاری ہے سرور سائیکس باقی
ابھی ہم میں ہے روشن سادہ خوش نو باقی
ابھی ہے فضل احمد جبر شیعہ مصطفیٰ باقی
ہمیں میں صدر دین جیسے ہیں صدائیک باقی
تہا پہلے ایک مرزا ہیں لاکھوں مرزا باقی
ہمیں میں رہ گیا ہے علم و زہد و اتقا باقی
اسی سے تم میں آیت شعلہ اشقی باقی
مگر تم میں سے پہلو نکابت اویا رہا باقی
مٹے نام و نشان انکے نہیں ان کا پتا باقی

متھارا بھی یہی انجام ہو گا اے سید بختو
 تمہاری نکتہ چینی سے یہودیت ٹپکتی ہے
 یہودوں نے بھی جیسے پر لگائی معنوی تہمت
 خدا کے حکم سے نبیوں کے ساتھ کام ہونے
 صحاح آسمانی کا تھا جو الہام۔ شریعی تھا
 عذاب اللہ مل جاتا ہے استغفار سے بیشک
 ہو اجمیع تاحدیگ سے الہام یہ سچا
 غرض اصلاح ہوتی ہے وعید و نہی حکم ہے
 خدا پر افر کرتا ہے جو۔ ناکام مرتا ہے
 پہلا ملتی ہے چالیس سال مہلت بخیر ہی
 اگر تیس برس پا جائے ایسا سفر مہلت
 یہی معیار آیا ہے کہ جس سے حق و باطل ملتا
 ہو واجب طرح پر صدق شان میراثبات
 صداقت جب ہوئی ظاہر تو پھر تکذیب کثرت
 عیان ہے نکتہ چینی کی بطالت پہلے ہی
 ہر اک چینگولی آپس کی پوری ہوئی ہوگی
 ہوا جو حال عید الحق کا وہ دنیا پتلا ہے
 سمجھا ہے جس تو شیر و گیدڑ سے بدتر
 سیال کب ہو بڑھل سے جرات ہوئی کس

شرارت کا اگر تم میں سہا یہ دلو لہ باقی
 ہو اثبات کہ تم میں ہے وہی جو خدا باقی
 کیا تم نے وہ پورا ان سے جو کچھ گیا باقی
 وہ اپنے نفس سے ہوتے ہیں فی الخدا باقی
 خدا نے کر دیا نوح اس کا پھر کیوں گلا باقی
 پڑھو یونس کا قصہ شک ہو دلیں فرما باقی
 تو اس کے اہل کے دلیں با خوف خدا باقی
 سمجھ لے اب اگر تجھے میں کچھ فہم رسا باقی
 نہیں رہتا جہان میں کچھ یہی اس کا سلسلہ باقی
 ذمہ ثابت تو یہ کر دو اگر ہے کچھ حیا باقی
 تو پھر اسلام کا بتلاؤ رہ جاتا ہے کیا باقی
 محقق کو نہیں رہتا ہے کچھ یہی رسا باقی
 پھر لکے مان لینے میں کہو کیا شک باقی
 کذب کھلے ہو لعنت و قہر خدا باقی
 غصہ ہے گریہ نہیں بحث کا پھر وصلہ باقی
 ہے منہاج نبوت صدق کا عقد کشا باقی
 مگر ہاں اگر کذاب بننے کو رہا باقی
 بجز رویہ بازی کے تو اس میں کیا رہا باقی
 شریفوں میں اگر ہو تم تو کرو دیاد باقی

گریباں میں نور امنہ ڈال کر لے نجد یوسوچو
 یہ کیسی بہکی باتیں ہیں تم اب ہونٹ پر کس کے
 دم سے سسکتے کا نشان گڑھوٹا
 گھٹا حسرت کی ہر دم قبر پر اس کے سستی کا
 سر سرستہ کی کھاتے ہو مگر کچھ دھیسٹہ ہو ایسے
 تمہیں پر مخضر اس کی کو اب کرو یو را
 صریح وصف دکھائے نشان اللہ کے
 گیا تھا قادیان میں جو سما ہی نکلے بد نیت
 نہ انیں جسے حق باتیں بہا تا کر کے جو بہا گا
 چھپا ہے حال جبار و نہیں لکھا ہے کتابوں میں
 تمہارا شیر قالیں اور اس کا پیر شیخ انکل
 حدیثوں میں تو البطلون شہید لکھا آیا ہے
 تمہارے منہ سے کہتے تھے کفار جو وہ بجا ہے
 وفات مثل صیغے تھی جو سہل جنت موت
 پری رخ مولو شیخ راہو میں جو کئے غم
 جواب اس کا نہ لکھا مولوی جمال شکر ایٹک
 وطن میں پیسہ میں شیعہ میں سارا حال لکھا
 شہر اٹکی نہ کی پرواہ اترا بد زبانی پر
 پچھلے چھو لگا ہر دم بلخ احمد فضل برکات

تمہارے شیخ حبی را شیخ کل سے کیا باقی
 کبھی کے سرچکے بیٹے پھر کیا گیا باقی
 تو سن لو شیخ کل کا ہے جو دنیا میں تھا باقی
 نہیں زیر مد بھی کچھ عفو نت کے سوا باقی
 کہ ہے اب یہ خیالی کا تمہیں بلکہ سرا باقی
 تمہارے شیخ نجدی سے اگر کچھ گیا باقی
 مگر اب تک ہے ویسا ہی تمہارا خیر باقی
 اسے ہم جانتے ہیں جلنے میں کیا باقی
 لگے میں طوق لعنت اس کے بیشک گیا باقی
 دہکا تا قیامت اس کی قسمت کا لکھا باقی
 ہوئے مغلوب دونوں گیا پر مذکور باقی
 تجھے اس حل میں گئے کا پھر ہے کیر گیا باقی
 ابھی تک تمہارے شاید یہ خیر نہ اباقی
 یہودی خصلتو کا ہے اسی سے تو لگا باقی
 ہے اک ریوٹو انہر بدہ میں لکھا ہوا باقی
 نہ اس کے سون گویوں میں را کچھ لکھا باقی
 مگر پھر بھی ہے کذا ہوں کا اب تک خیر باقی
 پری رخ مولوی میں ہے پرنی یہ لکھا باقی
 رہے گا اب مکتب کا نہ اک پتا ہر باقی

۴۹
 احمدی جلد نمبر ۹
 ستمبر ۱۹۶۲ء

خزاں لئے کو ہے اب گلشن تکذیب بیشک
مرقع اور خرافات تناد اللہ میں ہے کیا
ابھی تشہیدیں لکھا ہے اکمل نے جواب
مرقع پر جو لکھا فضل دین نے خبر اسکی
سنا ناگالیاں دینا تمہارا کام ہے لوگو!
بہت کچھ گالیاں دلوئی تھیں لی کے پکڑنے
عداوت نور دین سے جو شہر ختم لوگوں
شریفیہ نہیں کچھ کام ہے پکڑی جہانکا
گڑے مٹوے اکھڑانے ہیں تم سے بد زبانو کو
شرارت چھوڑ دو صدی نہ بجاؤ سبھل جا
اگر کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو لیکن شرافت سے
مہذب بنکے تم احقاق حق کیا کر نہیں سکتے

کہ ویل للکذب کا ہے آوازہ سدا باقی
کہ جبکہ روکا ہے اس کے چیلو کو گلابا باقی
لکھو اب تم اگر تم ہے کچھ ہی حوصلہ باقی
چھپا نوٹس رقم کا ہے ابھی تک فیصلہ باقی
یہاں سے تو دفع شر کرینگے جو رہا باقی
ہے جبکا آسمانی فیصلہ میں تذکرہ باقی
ہیں ظلمت کو فرزندو نہیں کچھ فیض باقی
ارے اوکشتہ زنداں کی سی ایس کو سزا باقی
سی سختی سے اب تک یہ تم میں ولولہ باقی
سمجھو سے کام لو تم میں ہے گرنہم رسا باقی
بنو شایستہ ہے شایستگی کا پھل سدا باقی
ہو ایسی ہی گر تہذیب کا ہے ادعا باقی

نصیحت مان لو صادق کی چھوڑو تم یہ پیکرین

زباں کو محتام لو اب یہی اگر ہے اقتضا باقی

دیکھ کے اوامر تسری مروے! کہ جس کشتہ کی تو نے پناہ لی تھی
اس نے تجھے اور بھی ذلیل کرایا۔ آئندہ محتاط رہ کر احمدی کے مقابلہ کو
نکلنا۔ ورنہ یاد رکھو!

بشنوید لے سروگاں سن زندہ ام +

لے شہان تیسرے من تائید ام +

کشتہ بہا رہا ہے کہاں دکھلاؤ تو سہی
مارا ہوا خدا کا ہے یا بوالہوسا کا یہ
کشتہ مقابلہ کرے زندہ نکالے غلط
کشتہ کی کیا مجال کرے مجھ سے زرگری
کشتہ یہ خام ہے اسے فی النار پھرو
کیا دل لگی ہے آنا مقابل میں شمشیر
رکھ دو گنا چرک دہاڑ کے اس کشتہ زن کو
صورت بگاڑ دو نگاہیں کشتہ کی دیکھنا
مردہ کا اور کشتہ کا بیجان ہے جسد
مردہ کی اور کشتہ کی جوڑی ملی ہے خوب
دونوں یہ نجد یوتھیں رسوا کرانینگے
حسان ہوں بفضل خدا میں بھی آج کل
کیا اجنازہ پڑھ دیا کشتہ کا دیکھو
اب دیر مت کرو اسے دفناؤ تو سہی

کشتہ کا کشتہ کر دیا قہم کی نظم ہے

الحمدیش میں اسے چھوڑاؤ تو سہی

کشتہ بد انجام نہیں لیکہ ہمارے کی اوتھلی تو بن چکی۔ اب امرتسری بد خصال
ٹیل دھڑپال کا بقیہ مضمون ہے جو بیچارے خدا کے راستے کی بے بسی
کا پورا نقشہ ہمارے ناظرین کے سامنے آجائے۔ امرتسری لکھتا ہے
"دو سرے اور تین سرے نہیں ہیں سارا زور اس پر ہے کہ غلامی

کے اخلاق اچھے نہیں چنانچہ علماء کی باہمی جدالی تحریرات کو
بالاستیعاب درج کیا ہے۔ مگر معلوم نہیں اس کوشش
کا نتیجہ ان کے خیال میں کیا ہے۔ جو اب تک ظاہر نہیں ہوا۔

بلغتہ صفحہ ۲۰ کالم دوم

جبکہ ہنوز نتیجہ ظاہر نہیں ہوا۔ تو پھر جواب دینے کا ارادہ ہی کیوں کیا؟ مگر قبول

مشہور کہ چور کی ڈالہی میں تینکا

امرتسری شیطان کا اپنی بد انجامی پر آخر کار خیال گیا ہی گیا۔ اور ایک نتیجہ
اپنے حسب حال علماء خلف ولے مضمون کا نکل ہی لیا جو منجملہ دیگر
منتج مندرجہ مضمون کوئے کے ایک نتیجہ تھا۔ امرتسری جان گیا۔ اور مان گیا
کہ یہ نتیجہ تو ضرور پیدا ہوتا ہے۔ جس کو وہ یوں لکھتا ہے۔ کہ

”غالباً یہ نتیجہ ہو گا۔ کہ چونکہ علماء اسلام کے اخلاق بہت خراب

ہیں اس لیے مسیح موعود کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خود بد دولت

لگے لگے حکیم صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ خود بد دولت کے دام افتاد؟

مربہ دکن اخلاق بھی چند اقل رشک نہیں بلکہ واجب الترتک ہیں۔

اس دیکھو ہر دم خود مرزا صاحب ہی کی شہادت پیش کرتے ہیں

ستم ہی کرنا جیسا ہی کرنا لگاؤ الفت بھی کرنا

نہیں قسم کشتہ جفا کی ہمارے حق کی نکرنا

اونادان دشمن دین و ایمان جو شہادت تو نے اپنے دعویٰ یعنی
اوراد عاربے معنی پر پیش کی ہے۔ اس سے عقلاً و نقلاً تیرا دعویٰ ہرگز ثابت
نہیں ہو سکتا۔ کیا تجھے یہ علم نہیں کہ مصلح و رفیقاں مکی اصلاح کا نتیجہ ابتداء
ایام اصلاح میں نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ آخری وقت تک جو قوم بنتی ہے۔ اُس پر
حکم لگایا جاتا ہے۔ اگر تجھے یاد نہ رہا ہو۔ تو اپنی تفسیر اول و جلد اول مطبوعہ بار دوم
کا بقیہ حاشیہ نمبر ۷، صفحہ ۱۲۱ پر دیکھ کر دم بخود ہو جا۔ جہاں تو نے خود اقرار کیا
ہے کہ

کون نہیں جانتا کہ ابتدائی اصلاح قوم میں مصلحان کو کیا کیا وقتیں
پیش آیا کرتی ہیں۔ ایک شخص کے خیالات کا اندازہ کرنا۔ اور اس کی
طبیعت مدت سے بگڑی ہوئی کو اصلاح پر لانا۔ ہاتھ میں انکار لینا
ہے۔ تو پھر ایک قوم کی قوم کو یکدم پٹا دلانے میں کیا وقتیں نہ
پیش آتی ہونگی۔ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔

پانی میں ہے آگ کا لگانا دشوار ہے۔ پتھر وریا کا پھیر لانا دشوار
دشوار تو ہے مگر اتنا جتنا بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

بلفظ تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۱۲۱

اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ شروع مشرعوین مصلحان قوم کو بڑی بڑی
وقتیں اصلاح قوم کے لیے انتہائی پڑتی ہیں جب جا کر کہیں بگڑی ہوئی
طبیعتوں کی اصلاح ہوتی ہے پس ابتدائی حالت کو بطور دلیل کے پیش کرنا
ایسا ہے جیسا کوئی کہے کہ امرتسری شیطان نے مدرسہ میں داخل ہو کر

دوسرے تیسرے سال مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کر لی تھی۔ حالانکہ اس کا کلاس فیلو اور ہم مذہب حکیم ابوتراب محمد عبدالحق غیر تقلد امیر قسری حق البیقین بچہ اکلام البیٹن لکھتا ہے کہ

” (ثناء اللہ) ذہین و فہیم نہ تھا حضرت مولانا احمد اللہ (کو صرف دین کی تعلیم میں عرق ریزی بہت کرنی پڑی مشکل شرح جامی اور قطبی تک پہنچایا“

بلفظ مرثیہ سطر ۵

پس جہ طرح علوم الیہ کے لئے استاد کو مدت تک جانفشانی کرنی پڑتی ہے خصوصاً غبی شاگرد کے ساتھ بہت مغز مارنا ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ بڑھکر استاد روحانی کو پوٹروں کے بگڑے ہوئے شاگردوں کے ساتھ علوم الیہ کے سکھانے میں عرق ریزی سے بہت مدت صرف کرنی ہوتی ہے لہذا جاہل ہے۔ وہ شخص جس کا یہ خیال ہے کہ مسیح موعود کی صحبت یافتہ جماعت اصلاح یافتہ نہیں۔ اور ڈبل جہالت ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل دلیل اپنے دعوے پر پیش کرنی کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

” اخی مکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ بارہا مجھ سے

تینکڑہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک

کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور

لہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں کہتا ہوں کہ مولوی صاحب

کا یہ عقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت

میں داخل ہو کر اور عہدہ تو بدھن صبح کر کے پھر ہی ویسے کچل ہیں

الی آخر القول۔ کھانے پینے کی قسموں نفسانی بخشیں ہوتی ہیں۔

المحدث ۳۳ ص ۲۲

اس عبارت کو نقل کر کے اٹھری ضمیمہ ایک نتیجہ بھی اپنی سرشت کے مطابق حسب ذیل نکالتا ہے کہ

”یہ عبارت کیا بتلاتی ہے۔ بس یہی کہ بقول حضرت مسیح علیہ السلام درخت اپنے پہل سے پہچانا جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی صحبتوں میں یہی کوئی اثر نہیں۔ اور نہ ان سے وہ ضرورت پوری ہو سکتی ہے جس کے لئے ان کا تشریف لانا مانا جاتا ہے۔
ملفوظہ صفحہ ۲

نقل عبارت اور اخذ نتیجہ میں یہودی صفت مولوی نے اپنی یہودیت کا ڈبل ثبوت دیا ہے۔ یعنی یہ کہ صرف لا تقربوا الصلوة کو تو نقل کر دیا۔ مگر انتم سکاری کو چھوڑ کر تحریف کلام کا ایک اور نمونہ دکھایا۔ اسی عبارت کے ساتھ آگے ایسا کلام بھی موجود تھا جو مدعی کا زب کے دعوے باطل کی تردید میں بردہ حیرتہا جس کو دانستہ حائض امتہ ہی نے نقل نہیں کیا تاکہ پردہ دہی نہ ہو اگر حضرت مخدوم مسیح موعود علیہ السلام نے بعض افراد جماعت کے اخلاق ردیہ کی شکایت فرمائی ہے۔ تو ساتھ ہی اصلاح یافتہ احباب کا بھی ذکر خیر ثنائی ذات کے واسطے کر دیا ہے۔ تاکہ اس کا یہ دعوے۔ کہ مرزا صاحب نے ہی ضرورت اصلاح کو پورا نہیں کیا، صحیح و برّین سے اکھڑ جائے۔ چنانچہ اس کے آگے والی عبارت یہ ہے۔

”اور اگرچہ نجیب اور سعید بھی ہماری جماعت میں بہت بلکہ یقیناً دوسو سے زیادہ ہی ہیں (یہ تعداد ان اصلاح یافتہ اجناس کی ہے جو شروع و دعوتِ یحییٰ و مہدیت کے وقت دو تین سال میں بیسے سترہ میں تمہارے چکے تھے آج تو لاکھوں تک موجود ہیں۔ (احمدی) جنہر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ جو نصیحتوں کو سنکر روتے ہیں۔ اور عاقبت کو مقدم رکھتے ہیں اور ان کے دلوں پر نصیحتوں کا عجب اثر ہوتا ہے۔“

لفظہ الشریف اشتہار لمحۃ شہادت القرآن

فرماتے ناظرین۔ الہدیت میں منقولہ عبارت کے ساتھ اگر یہ عبارت ہی درج ہوتی۔ تو پھر بھی کاذب امر تشری کا یہ دعویٰ بحال رہتا۔ کہ مرزا صاحب نے بھی ضرورت اصلاح کو پورا نہ کیا۔ ”لعنت ہے اس یہودیہ یا یہودیہ پر کہ خائنانہ نقل عبارات کر کے پھر اس پر نتیجہ بھی جانتا ہالٹی سے نکال لیا۔ کیوں جی! ابو یوسف دوسو سے زائد تعداد کا اصلاح یافتہ ہونا۔ اسی اشتہار میں درج نہیں؟ اگر ہے تو اس کو نقل نہ کر کے تو نے اپنی یہودیت کا ثبوت دیدیا یا نہیں؟ اور یہی بتا کہ سترہ میں جب کہ یہ اشتہار شائع کیا گیا تھا۔ وہ ابتدائی زمانہ اصلاح کا تھا یا انتہائی؟ یہودیہ بھی بتا۔ کہ جن پہلوؤں کو تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہل قرار دیا ہے۔ وہ ہنوز خام پہل تھے یا پختہ جیت ہے۔ تیری اس مناظرانہ قابلیت پر کہ تجھے اتنی بھی یقین نہ نہیں۔ کہ جو

بیچ اعوج کے زمانہ سے بگڑے ہوئے۔ اور پوتریوں سے گندے ہوئے
وہ برس دو برس میں ہی کس طرح سدہر جاتے؟ کیا صحابہ کی تربیت
کا زمانہ تجھے معلوم نہیں۔ کہ کتنے عرصہ میں جا کر وہ حیوان سے انسان
اور انسان سے باخدا انسان بنے تھے۔ ذرا اپنی تفسیر اردو جلد اول کا
حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۲۱ کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھ کر بتا۔ کہ انکی ابتداء اور
انتہا میں فرق تھا یا نہیں۔

”ایک حدیث میں جو امام مسلم نے نقل کی ہے۔ مذکور ہے کہ
آپ نے لوگوں کی مشرکانہ عادت دیکھ کر قبرستان کی زیارت
سے منع فرمایا تھا۔ بعد اصلاح اجازت دیدی۔ اور ان کے
بخل کے مٹانے کی غرض سے قربانیوں کے گوشت
تین روز سے زائد رکھنے سے منع کر دیا تھا جس کی بعین
اجازت دیدی۔“

یلقظہ تفسیر ثنائی حاشیہ صفحہ ۱۲۱
بتا کہ وہ کون تھے جنکی مشرکانہ عادت کا خیال فرما کر زیارت قبور
سے آپ نے منع فرمایا تھا۔ اور وہ کون تھے جنکو بخل مٹانے کو ابستہ
قریبانی کا گوشت رکھنے سے منع کر دیا اور بعد میں اجازت دیدی؟
وہاں ہوا یا نہ کھہ کہ شیعہ اسلام کا پنجہ ایسا کمزور نہیں۔ کہ تم اس کے
مواظقت سے کبھی نکل رہی سکو کیا تمہیں علم نہیں؟

مازک خیال ان مری تو ہیں عدد و کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دو

پتھر سے بابت مازک خیال

پس خلاصہ اس تقریر کا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۳ء میں جب لائے گئے ایک اشتہار دیا جس میں بعض خدام طبع اور ہمت سے بگڑی ہوئی طبیعتوں کے امراض اندرونی کا ذکر فرما کر ان کو اصلاح کے لئے سخت ہدایت فرمائی۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جبکہ بامالہی مسیح موعود کے عہد پر مامور ہوئے آپ کو صرف تین سال گزرے تھے۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اتنے قلیل عرصہ میں کوئی نبی اور رسول قوم کی اصلاح نہیں کر سکا۔ ایسے زمانے میں جن لوگوں نے بیعت کی ان میں سے بعض سخت مبرص و مجذوم تھے جنکے واسطے لگاتار نسخہ پلانا اور علاج کرانا۔ اور پھر بزرگھانا از بس ضروری تھا۔ اب پہلا ایسے مریضوں کو جو ہنوز زیر علاج ہوں۔ اور مرض بھی ان کا پورا نہ ہو کر لاعلاج ہو چکا ہو۔ ان کو کسی طبیب حاذق روحانی یا جسمانی معالج کی خداقت و قوت قدسیہ کی تردید میں پیش کرنے والا۔ اگر کو دن نہیں تو اور کون ہے؟ چنانچہ ایسے ابتدائی مریضوں کو امرتسری خناس اپنی ندامت مٹانے اور علماے سود کی بد اخلاقی چھپانے کے لئے پیش کر کے دعوے کرتا ہے کہ مرزا صاحب نے بھی ان کی اصلاح نہیں کی۔ اس اشتہار الناس کو واجب تھا کہ کسی آخری تختہ پر حضور موعود علیہ السلام سے پیشہا دست ہمیش کرتا کہ میری جماعت اصلاح یافتہ نہیں ہوئی اور میں اس ضرورت کو پورا نہیں کر چکا۔ اگر ایسا نہیں ہے تو لاریب امرتسری مشرک کاذب ہے اور اس کا دعوے باطل۔ اور ضرورت اللہام

کا ثبوت بد اخلاقی علماء و عوام سے بالبدایت ثابت ہو چکا۔
فانھہ تدبر ولا یکن من الکاذبین

اصل حدیث کا کورس

ما نظرین جن اور ادا ثورہ مدعیان ما انا علیہ واصحابی و متبعین سنت
و عالمان حدیث کو آپ نے شروع رسالیں ملاحظہ فرمایا ہے۔ وہ
نئے زائد یعنی فوائد المحدث ہی شامل کر کے ہم آپ کو ردیف وار
کر سنا تے ہیں جس سے پاک باطنی ضیئت امر تشری اور اس کے
نامہ نگاران المحدث کی بخوبی ظاہر ہو جائے۔ اور الف سے ہے
یک المحدث کا نصاب تعلیم اور عمل با سنت سب پر کھل جائے

اسلام کا چھپا دشمن ابہام باف۔ انھما البہ فریب البلیس حق
اراجعت کا ذبیہ و دعاوی باطلہ میں ناکام اکذب الناس الطاغوت
اعور آرام طلب اعمی افترا پرداز۔ ابواللہ۔ ابن اللہ
آدم کا جوڑو بقول آپ کے ان کے ساتھ پیدا ہوا تھا۔ انھما
سے تھا۔ کہ آدم اس سے اپنی حاجت بشری پوری کرے۔ مگر آپکی
ہمشیز آپ کے ساتھ کس غرض سے پیدا ہوئی (تو یہی پہلی) آدم کی

مشابہت تو چاہتی ہے کہ آپ کی جوڑی ہمیشہ بہشت بنی کی کافور
آپ ہی سے ہوتا کیا وہ زندہ رہتی۔ تو شاہت پوری کرتے مشابہ
کوئی الہام ہو جاتا۔ اے مرزا۔ تم سب لہنی بی بی نصرت جہان بیگم کے اپنے
ہمشیر کے اندر گھر آرام چین سے بسر کرو۔ خوب گذرے گی۔ جو
مل بھیجیں گے دیوانے دو۔

ب

بے حیا۔ بیہودہ سرا۔ بد تہذیب۔ بد بدتر۔ بدترین خلائق۔ بے رحم۔ بڑ
بانگنے والا۔ بداطوار۔ بدکار۔ بدشعار۔ بدکردار۔ بدقماش۔ بدمعاش۔ بدنام
بدکلام۔ بد لگام۔ بد کام بد طریق۔ بے شرم۔ بڑ مار۔ بطل۔ بد خو۔ بدین
بھنگڑ۔ بہانڈ۔ بطلان والا۔ باطل پرست۔ بد زبان۔ بد بخت۔ بد طینت
بد سرشت۔ بد راہ۔ بد عہد۔ بد نگاہ۔ بد چلن۔ بد افعال۔ بے مردست
بے درد۔ بانی ملت مبتدع۔ بڑا کذاب۔ بڑا دجال۔ بڑا جھوٹا۔ بڑا بے حیا
بڑا خدار۔ بڑا منکار۔ بڑا فزوی۔ بڑا ابد فریب۔ بڑا مفتری علی اللہ بت فرو

پ

پاگل۔ پاگل گر۔ پکا دنیا دار۔ پلید دل۔ پنجابی ستہنی۔ پکا کاذب
پھکڑ۔ پیہر معان

ت

تمغات لعنت کا ستم تباہ کار تلبیس کرنے والا۔ تجرمن گرفتار
تفرقہ انداز۔ تارک جمعہ و جماعت۔ تلبیس کرنے والا تیس دجال نہیں

سے ایک دجال۔ تع ہے دروغگوئی پر

ط

ٹھگ ٹٹا ٹٹگوں کا ٹٹگ ٹٹگوں کے ہی کان کترنیوالا

ث

ثابت شدہ دروغ گو ثانی دجال ثانی شیطان ثانی قتل

ج

جھوٹا۔ جہان کے احمقوں سے زیادہ احمق جہالت آب

جوشی۔ جھڑا۔ جامل۔ جفا جوٹ کا بیٹر جھلسا

چ

چہ دلاورست دزدے کا پورا پورا مصداق چالاک چور چالبا

چھپا مرتد چالیا چوٹروں کی سیرت اختیار کرنے والا

ح

حلیہ ساز حریص حمار حماقت شعار حیا و شرم سے خالی

خ

خناس۔ خطی بے با خد غرض خود کام خود ستا خونی خان

خون ریزہ خارجی خبیث خسرو بلخ خوار خسارت آب خستہ خراب

خارج از اسلام خلیفۃ العال خالیش بہن خسرو قتل

د

دروغگو دھوکہ باز دنی الطبع دغا باز دلیر جوہر۔ دہرہ

دوزخی دیوانہ دجالی تقریر والا جہل و فہم کا پتلا دیو درندہ
دجال اکبر۔ دجالی رسالت دنیادار دشمن ایمان و دین

ط

ڈاکو۔ ڈھیٹ۔ ڈھکوسلی۔ ڈھڈھ۔ ڈینگ مارنے والا۔

ذ

ذات شریف ذیل ذیل ترذیل ترین ذریت دجال ذریت شیطان

ر

روسپاہ۔ ران۔ رافضی رسوا راندہ درگاہ ازلی رہبر ملاحسدہ
ریاکار رعونت کاشکار یچہ راس المجاہدین نور الدین راد باسوی

ز

زمینی کیڑا زیاں کار زوطعیاں میں گرفتار زندیق

ژ

ژانچا

س

سزاوار سبب باطن سفید سری سودانی سنگ
سکشن سو فہم سہرت محمدی سے کوسوں دور سنگدل
سارق صہبہ کا اکوتا ہٹا سفید سناپ مرزا کو ڈس گیا

ش

شعشعہ شہر شعی شیطان شاعت والا شیطان

سے زیادہ گمراہ شیطان گر شکم پرور شیخی خورا شتر مرغ

ص

صریح خناس صریح گمراہ صراط مستقیم سے فرسخوں دور صفا
سے الگ جانے والا صداقت کا دشمن

ض

ضال ضدی ضلالت کی چاہ میں ڈوبا ہوا ضلالت کی
نجاست میں غرق ضلالت پرست

ط

طالب جاہ طرار طریقہ باطنیہ کا پیرو طوق لعنت کا ستی
طاغی طاغوت طغیان کفر میں غرق از پاتا فرق

ظ

ظالم ظلام ظلمت و طغیان والا

ع

عبدالداہم عینائوں کا بہائی عجب میں گرفتار عیار عقل
سے خالی عہد شکن عقل کا انڈھا عدو دین عزرائیل

غ

غلام غدار غلط گو غلط بیان غبی غوی غائی غی غلام

ف

فاسق فاجر فیہی فی النار و السقر فزاری فضول گو

مفسدہ دار فسادان فساد منہج فتنہ پرداز فرعون

ق

قادیانی دہل قابل دار قریاق قادیانی قلند

ک

کاذب کذاب کہل کہو کینہ توز کینہ کادیانی الہامات
شیطانی کادیان کاھوتا سچ کوہشیم کافر کا شیطان میکندش
ولی کرشن جی نے اپنی گیارہ سالہ لڑکی کا نکاح میان محمد علیخان رئیس
مالیر کوئٹہ مہاجر قادیان سے ۵۶ ہزار روپیہ مہر پر کر دیا ہے۔ قادیانی
جماعت تو اس تعلق سے بہت خوش ہے۔ مگر میں بعض وجوہ سے لڑکی
کی صحت بلکہ زندگی کا اندیشہ ہے۔ کاہن کا نادجال کذبتم

گ

گپ زن گستاخ گلہ میں رستہ ڈالنے کے لائق گروہ کن
گمراہ گیدی گرگٹ گیدڑ گاودی گم کردہ صراط مستقیم گھنونی
گندگیوں میں تھسٹرا ہوا۔ گروہی این استاعت بر ولی۔ گدہا علیہ السلام

ل

لاہی لعنتی لاف زن لکھنؤ کے شہید کی طرح لوشکر
مال کھانے والا لعن ملعون کا جوت اس کے سر پر پڑا

سافر

م

مزا سیدلہ مردود مفضل سکار مفتری مفسد انداز متفق

لعون لمحہ مفتری علی اللہ مال مردم خور مسیح الکذاب متکبر
 بہوت مصنوعی مسیح مشرک مسرف منحوس مسیح الدجال
 مورد ہزار لعنت مغلوب الغضب متلون مرتد

ت

نا خدا ترس نامرد ناکام نافر جام نامراد نیم سودا
 ننگ خلائق نا فہم ناشکرا نفس پرست نامہذب ناقابل نیل
 ناشایستہ

و

واہی وحشی وعدہ خلاف۔

۴

سہوات ہزلیات کا خوگر ہٹ دھرم ہیچڑا ہرزہ دریا مالک
 ہانکا ہوا ہگتے ہگتے مر گیا۔

ی

یادہ گو یزید یہودی یادہ سرا یقینی دجال

یہ تمام الفاظ باستثنائے بعض امرتسری یہودی کے مرتع
 اور اسی جغیث کے اہل حدیث کے چارپانچ پرچوں پر سرسری نظر
 کرنے کا نتیجہ ہیں۔ اب ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ اگر ایک اسی مرد
 کے کل رسائل و اجنات کو غور سے دیکھا جائے تو نوبت کہان تک

پہنچے گی۔ اور اگر تمام مخالفین کی بدزبانی بھی اس خناس کے بغوات
کے ساتھ شامل کی جائے تو ہمچہ کتنے محلہ تیار ہونگے۔

دیکھو لی امرتسری گندہ دہانی آپ کی
بغدیوں میں خوب ہوگی مدح خوانی آپ کی
کھل گئی پبلک پر سب تفسیر دانی آپ کی
ہو گئی معلوم سب کو لن ترانی آپ کی
خسری ہو تا ہے کتابیں لا کر عالم کہیں
جاؤ جی بس دیکھو لی قرآن دانی آپ کی
جسم خاکی سے سیجا کو بٹھایا بر فلک
ختم یہ بھی ہو چکی جھوٹی کہانی آپ کی
کر رہی ہے قوم بخدی اب تو ماتم جا بجا
ہو مبارک ان کو پس مرثیہ خوانی آپ کی
زعم میں تھے بخدیوں کے تم بڑے اک تیس ما
کیا ہوئی اب تو بتاؤ تیغ رانی آپ کی
وہ بناؤن تیری گت گر ہو مقابل تو کہیں
چمچ اٹھے قبرین بھی جس سے نالی آپ کی
پیر بن ہستی کا تیری چاک اب ہونے کو ہو
ہے ادھر نے والی اب بخیمہ پرانی آپ کی

نہ تجھے قرآن سے مطلب لئے حدیثوں سے غرض —
 — اڑیں ٹٹی کے ہے دنیا کمائی آپ کی
 ہوں میں اک ادے سا خادم قائل خیر کا —
 — اس بیتے اب دیکھنی ہے سخت جانی آپ کی
 کیا بگاڑا تو نے ابتک او خبیث بد صفات —
 — خاک میں سب مل گئی کیوں جانفشانی آپ کی
 بارغ احمد کے بیتے تو کھڑا ہے ناپاک خو —
 — گو نہیں ہے شیطننت میں کوئی ثانی آپ کی
 — ہاتھ میں تیرے قلم یا تیلی جاروب ہے
 — جس سے اب شر مار ہی ہے مہترانی آپ کی
 — ایک ذرہ بھرنہ دیکھا تجھ میں ایمان ای شریر
 — اس گھڑی تک ہم نے جو کچھ خاک چھپائی آپ کی
 — حق تو ایسا کھل گیا اب جس طرح نصف النہار
 — ان فقط باقی رہی ہے بے ایسائی آپ کی
 — کس بیتے اے بوجھا دنیا اے فانی پر گرا
 — چند روزہ ہے سیاحی زندگانی آپ کی
 — گزراں کو بند رکھتا ہوتی رہسائی نہ یوں
 — آپر دیکوں ہمیشگی پھرتی مثل پانی آپ کی
 — ہے یگنبد کی سدا تو یاد رکھ لے جو بے حیا

لوٹ کر تجھ پر پڑی یہ بد زبانی آپ کی
 باز آجا اب بھی اے نسل یہودی باز آ
 موت آجائے گی در نہ ناگہانی آپ کی
 چشم نابینا کا تیسری ہے علاج احمدی
 ہے وہ تفسیر ثنائی سرمدانی آپ کی

احمدی احباب سے احمدی اپیل

مکرم حضرات۔ احمدی کی توسیع اشاعت میں آپ خاص توجہ سے کام لیں۔
 یہ نوان نمبر احمدی کا ہے۔ مہنوز تمہیدی مضامین ہی آپ کی نظر سے گزرے
 ہیں۔ جو نمبر انشاء اللہ اس کے بعد نکلیگا۔ وہ ایک زبردست تنازعہ کا فیصلہ
 ثابت ہوگا۔ اس کا نام ہے "فیصلہ الہی اور ثنائی روسیائی" گویا اب
 اہم اعتراضات مخالفین کی پردہ دری ہوگی۔ لیکن احمدی کی اشاعت مہنوز
 خاطر خواہ نہیں ہے جس سے احتمال ہے کہ آئندہ اسکو کسی کتابی صورت
 میں بلا تعین مدت نہ شائع کرنا پڑے۔ کیونکہ بصورت نہ ہونے کافی تعداد
 خریداری کے بالالتزام اس کا جاری رکھنا مشکل ہوگا۔ پس اگر آپ
 اسکی باقاعدہ ماہ بآہ اشاعت چاہتے ہیں۔ تو ہر طرح کوشش کر کے کم از کم دو دو
 ضرباً ارحدید عطا فرمائیں۔ ہم سالانہ کچھ زیادہ قیمت نہیں۔ میرے خیال میں۔ تو
 اس کی اشاعت پانچ ہزار ایک سال کے اندر ہو جانی چاہیے۔ مگر افسوس کہ مہنوز لکھنؤ
 ہی نہیں ہوئی۔ جبکہ احباب کا خیال ہے کہ احمدی مفید اور ضروری رسالہ ہے۔ تو پھر صرف دو

دو ضرباً ارحدید عطا فرمائیں تا سال کی اشاعت

علمائے خلف

اس رسالے میں المحدث کی خصوصاً اور
الترسری ضیث کی بالخصوص وہ کسی فقہ
تاری گئی ہے۔ کہ جمین ہر ایک خط و خال
الترسری دہر پال اور اس کے سمجھنے و
بھیال علماء حال کا موبہ نظر آجاتا ہے۔
اور حدیث مرفوعہ علاوہ شومین تحت
ادیم السلام من عندہم تخریج الفتنہ
وفیہم تفرع کا مفضل بیان ان ہی التبرک
کے قولوں کے اقتباس سے ایسا کیا گیا ہے
کہ نام بردگان میں سے کسی کو حوصلہ کی
تردید کا اگرچہ ولو کان بعضہم لبعض ظہور
ہی ہوں۔ نہیں ہو سکتا۔ اور ساتھ
ہی ساتھ صد اقساع موعود کا ثبوت
ان ہی کے ناپاک وجود سے جا بجا پیش کیا
گیا ہے۔ قیمت صرف ۸ روپے

فیضانِ نبویؐ

مذہبِ اقل

سید مرحوم کے ماہوار رسالے کی
۲۰ جلدیں مکمل کتاب مجلس دار پو

ہمارا مذہب

اس کتاب میں ناجز قاسم نے حضرت
اقدس سچ موعود مہدی سعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
مرحوم و غفور کا مذہب عربی کی جملہ تصانیف
مبارکہ برائیں احمدیہ سے لیکر میغام صلح تک
سے ہر ایک مسئلہ کے متعلق بلفظ نقل کر
جمع کر دیا ہے جس سے تمام متحرین
دم بخود ہو گئے اور سیکو آج تک جرات
نہ ہوئی۔ کہ آپ کا مذہب آپ کی تصانیف
سے بلفظ کتاب ہذا کے خلاف ثابت کر سکا
اجز و کی کتاب عمدہ خوشخط مجلد صرف

مذہب الحق المبین

نتائج حکم

اس رسالہ میں مولوی ثناء اللہ اڈیٹر
المحدث کے دربارہ مبارکہ حضرت مرزا صاحب
مختلف اقوال اور ذولیدہ خیالات اور شکی
کج بیانی و پریشانی و پشیمانی کی حقیقت ظاہر
کی گئی ہے فی نسخہ ار فی روپیہ ۲۰ نسخہ

مذہب الحق

اخبار الحق دہلی

پیشہ ور معروف اخبار قدیم پایہ تخت دہلی سے ہر جمعہ کو ۱۶ صفحوں پر پڑھی آ
وتا ہے شایع ہوتا ہے۔ ہندوستان پر کاش مسافر اگرہ جہنگلیا
شانتی برہمپتی ارجن اندر ماٹنڈ وغیرہ آریہ اخباروں کا نوٹس لینا
ان کے زہریلے اثر کو ہفتہ وار دور کرنا۔ دیانندی باطل تعلیم کے طلسم کو تو
کر صداقت اسلام کا زبردست دلائل سے ثبوت دینا۔ باہمی تنازعات
سے اجتناب کر کے۔ اخوت اتحاد۔ اتفاق کو مسلمانوں میں پیدا کرنا۔ گورنمنٹ
برطانیہ کے احسانات کا اظہار کر کے اس کے خلاف ہر ایک غلط فہمی کو دور
کرنا۔ اور رعایا میں مخلصانہ جوش و فواد کی حکام کا پیدا کرنا۔ اس اخبار کے
اہم ترین مقاصد میں سے ہے۔ باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت سالانہ
نہایت ہی کم یعنی صرف دو روپیہ آٹھ آنے کا مجموعہ محصول اک مقرر ہے
غیر مختل مجاہدین دین اسلام کا فرض ہے کہ اس کی خریداری منظور فرمائیں
اور اس کی توسیع اشاعت میں ہمیشہ ساعی رہیں۔

المشتہر ایم۔ قاسم علی ایڈیٹر و پرنسٹر اخبار الحق دہلی

جو سوائے دہلی کے کسی جگہ سو دیتا
نہیں ہو سکتا۔ قابل دید ہے مسلمان
اسے زینت مکان بناوے۔

ہندو پرانی عکس و عیلاوہ محصول
بلند پیرا حلال

مصنف عثمانی

حضرت امیر المومنین عثمان ذوالنورین
رضی اللہ عنہ کے قرآن مجید کے ایک
صفحہ کا اصلی نوٹ و ترجمہ